219

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،17۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ منصوبہ بندی وترقیات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)رجسٹریشن 2011(مسودہ قانون نمبر19 بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)رجسٹریشن 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم)جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز2011(مسودہ قانون نمبر20 بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز2011ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی دیوالیہ 2011(مسودہ قانون نمبر21 بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی دیوالیہ 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم)خیراتی اور مذہبی اوقاف 2011(مسودہ قانون نمبر22 بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)خیراتی اور مذہبی اوقاف 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

5- مسودہ قانون (ترمیم)(قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ 2011(مسودہ قانون نمبر23بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)(قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

6- مسودہ قانون (دوسری ترمیم)ہندو قانون وراثت2011(مسودہ قانون نمبر24بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون(دوسری ترمیم)ہندو قانون وراثت 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

221

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعرات،17-مارچ2011

(یوم الخمیس،11-ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر5منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ ٱلَّذِينَ سَبَقَتۡ لَهُم مِّنَّا

الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ
فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ
وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾

سُوْرَةُ الأنبيَاء آيات101تا103

جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے۔ وہ اس سے دُور رکھے جائیں گے (101)(یہاں تک کہ)اس کی آواز بھی تو نہیں سنیں گے اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا اس میں (یعنی ہر طرح کے عیش اور لطف میں) ہمیشہ رہیں گے (102)ان کو (اس دن کا) بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے۔(اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا(103)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اِکو اِی حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب ﷺ نال پیار ہونا چاہی دا
حضرت صدیق نے ایہہ دسیا اے دوستو!
سب کچھ سوہنے ﷺ توں نثار ہونا چاہی دا
حسن حسین توں جند جان وار کے
علی دے غلاماں وِچ شمار ہونا چاہی دا
آقا ﷺ جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نوں
ساڈا وی غلاماں وِچ شمار ہونا چاہی دا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کل یہاں ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا اور اس کے بعد ایک اور انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا کہ ہمارے قابل احترام بڑے بھائی میاں نواز شریف صاحب جو مسلم لیگ (ن) کے سربراہ ہیں انھیں دل کی تکلیف ہوئی ہے ہم ان کے لئے دعا گو ہیں۔ ہمارے قائد جناب آصف علی زرداری صاحب نے مجھے آج صبح فون پر خصوصی ہدایت کی ہے کہ ان کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے خصوصی دعا کرائی جائے۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ انھیں صحت دے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ یہاں باقاعدہ طور پر مولانا صاحب کو بلائیں جو میاں نواز شریف صاحب اور حاکم علی زرداری صاحب جو صدر پاکستان آصف علی زرداری کے والد ہیں کی صحت یابی کے لئے دعا کرائیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کہہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ڈاکٹر آج پھر ہڑتال پر ہیں۔ انھوں نے فیصل چوک بند کیا ہوا ہے اور ہسپتالوں کو تالے لگا دیئے ہیں۔ ان سے مذاکرات کے لئے پہلے بھی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ میں نے جو کمیٹی بنائی ہوئی ہے وہ ان سے میٹنگ کرے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

پوائنٹ آف آرڈر

لاہور میں دہرے قتل کے ملزم امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی اچانک رہائی کے متعلق حکومت پنجاب سے وضاحت کا مطالبہ

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کل لاہور میں ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کا بہت افسوسناک واقعہ ہوا ہے، اس واقعہ میں پنجاب حکومت کا نام آ رہا ہے۔ تمام محب وطن پاکستانی اس کی وضاحت چاہتے ہیں۔ میں یہ سمجھتی تھی کہ وزیر قانون رانا ثناء اللہ صاحب صرف لوٹوں کے سودے کرانے کے ماہر ہیں لیکن ہمیں اب معلوم ہوا ہے کہ یہ تو پاکستانیوں کا خون بیچنے کے بھی ماہر ہیں۔ وزیر قانون صاحب ایوان میں اس بات کا جواب دیں کہ انھوں نے یہ سودا کتنے میں کرایا ہے؟ یہ ٹھیک ہے کہ سودا ہوا ہے لیکن اس کو پنجاب حکومت clear کرے کہ وہ سودا کس طرح ہوا ہے اور کیوں آناً فاناً ایمرجنسی میں ریمنڈ ڈیوس کو یہاں سے نکالا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اور آپ کی وساطت سے فاضل ممبر صاحبہ سے یہ درخواست کروں گا کہ شریعت کا مذاق نہ اڑائیں۔ شریعت کے تابع دیت دے کر مقتول کے ورثاء اور قاتل کی ٹیم کے درمیان تصفیہ ہوا ہے اور عدالت نے اس کو تسلیم کیا ہے لیکن اس میں حکومت پنجاب کا ایک رتی بھر کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ اگر اُن کے status کے بارے میں کسی عمل دخل کی بات ہے تو وہ مرکزی حکومت نے مقرر کرنا تھا کہ ان کی diplomatic immunity ہے یا نہیں جبکہ صوبائی حکومتیں یہ نہیں کیا کرتیں۔ جہاں تک صوبائی حکومت کے اختیارات کا تعلق تھا تو اُس شخص کو گرفتار کیا گیا، قانون کے مطابق اس کے خلاف پرچہ درج کیا گیا، چالان کر کے اسے جیل میں بھیج دیا گیا اور مقدمہ عدالت میں چلا گیا۔ اگر یہ عدالت کا مذاق اڑانا چاہتے ہیں تو ان کی مرضی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترم فاضل ممبر نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ immunity فیڈرل گورنمنٹ نے grant کرنی ہوتی ہے تو ہم یہ مانتے ہیں کہ immunity grant کرنا فیڈرل گورنمنٹ کا subject ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ نے immunity grant نہیں کی اور اِدھر سے ہماری محترمہ ماجدہ زیدی نے سوال یہ پوچھا تھا کہ راناثناء اللہ جیل میں کیوں تشریف لے گئے؟ وہاں سے ریمنڈ ڈیوس کو ایلیٹ فورس کی گاڑیوں میں بٹھا کر خصوصی طور پر پرانے ائرپورٹ کے خفیہ راستے سے لے کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کیا کر رہے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: محترمہ نے یہ سوال پوچھا ہے کہ راناثناء اللہ صاحب جیل گئے تھے جہاں سے اُس کو جہاز میں بٹھا کر آئے ہیں اور اِدھر یہ فیڈرل گورنمنٹ کی بات کر رہے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ اب بھی اس چیز پر قائم ہے کہ immunity grant نہیں کی گئی۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جو کالک جن کے منہ پر لگنی ہوتی ہے وہ لگ کر رہتی ہے۔ راناثناء اللہ صاحب کل چار بجے جیل میں کیا کرنے گئے تھے، یہ کالک حکومت پنجاب کے منہ پر لگی ہے حالانکہ ریمنڈ ڈیوس پر دہشت گردی کی دفعات لگانی تھیں لیکن نہیں لگائی گئیں۔ ان کا پراسیکیوٹر بولا ہی نہیں ہے اور سب سے زیادہ بدنامی حکومت پنجاب کی کیوں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: محترم! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ڈاکٹروں نے آؤٹ ڈور کمروں کو تالا لگا دیا ہے اور اب انہوں نے سارا روڈ بلاک کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب کمیٹی کے کنوینر ہیں اور میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ اُن سے میٹنگ کریں۔ آپ بھی اُن کے ساتھ جائیں اور جا کر میٹنگ کر کے اُن کی بات سنیں۔ کنوینر یہاں پر موجود ہیں آپ اُن سے بات کر لیں۔

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! راناثناء اللہ صاحب تشریف لا چکے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ حکومت پنجاب اس معاملے پر اپنا واضح مؤقف دے اور یہ معاملہ اس طرح لگی لپٹی باتوں میں حل

ہونے والا نہیں ہے کیونکہ یہ پوری پاکستانی قوم کی غیرت اور اٹھارہ کروڑ عوام کے خون کا معاملہ ہے اس لئے اس حوالے سے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آرہا ہے، آپ سنیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں نے حکومت پنجاب کی طرف سے جواب دیا ہے اور لاء منسٹر بھی یہی کچھ کہیں گے جو میں آپ کی خدمت میں بتا چکا ہوں۔ حکومت پنجاب نے اس دہرے قتل کے کیس میں قانون کے مطابق جو کارروائی کرنی تھی وہ مکمل کی ہے کیونکہ ملزم کو گرفتار کرنا، اسے جیل بھیجنا اور چالان عدالت میں بھیجنا حکومت کے ذمہ تھا جو پورا کیا گیا باقی جہاں تک indemnity دینے کا مسئلہ ہوتا ہے تو اُس وقت کے مرکزی وزیر امور خارجہ نے وزارت لینے سے انکار کر دیا تھا جس میں حکومت پنجاب کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ آج اُن کو جو کچھ کہا جارہا ہے پیپلز پارٹی کی طرف سے کہا جارہا ہے۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! یہ بتا چکے ہیں کہ اسے استثنیٰ حاصل نہیں ہے۔ کھوسہ صاحب سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اس طرح بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترم! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، عدالت نے فیصلہ کیا ہے، مقتول کے خاندان نے خود یہ تسلیم کیا ہے اور انہوں نے دیت بھی لے لی ہے۔ اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ تمام ممبران تشریف رکھیں اور سوالات کی طرف آنے دیں۔ پہلا سوال بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا ہے۔

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب آگئے ہیں اس پر اُن کی وضاحت آنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران نے یہ بات کی کہ میں کل چار بجے کوٹ لکھپت جیل گیا ہوں۔ میں معزز ایوان کو on oath یہ کہتا ہوں کہ جس دن سے ریمنڈ ڈیوس کوٹ لکھپت جیل میں ہے اُس دن سے لے کر آج تک میں کبھی بھی وہاں پر نہیں گیا۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات بھی رکھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت، حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کو ریمنڈ ڈیوس کی رہائی پر جو قوم کے جذبات اور عوامی احساسات ہیں، مکمل طور پر اُن سے متفق بھی ہیں اور اُن کا احساس بھی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس قومی غیرت کا احساس ہی تھا جس احساس کی بنیاد پر حکومت پنجاب اور میاں شہباز شریف

نے بطور وزیر اعلیٰ پنجاب کسی قسم کا دباؤ قبول نہیں کیا اور ریمنڈ ڈیوس کو ہتھکڑی لگی، اُس کے خلاف مقدمہ درج ہوا اور میرٹ پر تفتیش کر کے اُس کو گناہ گار کر کے کوٹ لکھپت جیل میں بند کیا گیا۔ حکومت پنجاب اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کا first day سے قوم کے ساتھ ایک ہی وعدہ اور ایک ہی commitment تھی کہ اس کیس میں صرف اور صرف عدالت کے فیصلے کو تسلیم کیا جائے گا۔ کل اُس کی رہائی عدالت کے اس واضح فیصلے کے بعد ہوئی ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کو اس مقدمے سے رہا کر دیا جائے۔ میں کل کے واقعات اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ سب میرے معزز بھائی ہیں لہذا یہ اِن پر غور کر لیں اور ہمارا میڈیا بھی اس چیز کو دیکھ لے کہ کل اس کیس کی کوٹ لکھپت جیل میں سماعت تھی۔ کل صبح راجہ ارشاد کیانی جو سپریم کورٹ کے سینئر وکیل ہیں اُن کے ساتھ 19 افراد تھے جن میں سے 11 افراد کا تعلق فیضان کی فیملی سے تھا اور آٹھ کا تعلق فہیم کی فیملی سے تھا۔ یہ لوگ وہاں عدالت میں پیش ہوئے اور پیش ہونے کے بعد پہلی درخواست یہ پیش کی کہ اسد منظور بٹ جو ہمارے اس کیس میں وکیل ہیں ہمیں اُن پر اعتماد نہیں ہے اس لئے ہم اُن کا وکالت نامہ withdraw کرتے ہیں۔ اتنی دیر میں اسد منظور بٹ صاحب جیل میں پہنچ چکے تھے جن کے حوالے سے بات ہو رہی تھی کہ اُن کو روکا گیا اور حبس بے جا میں رکھا گیا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ security measures کے طور پر یہ ایک principle ہے کہ چونکہ وہاں پر انتہائی heinous اور دہشت گردی کے cases کی سماعت ہوتی ہے اس لئے جو لوگ بھی وہاں پر چلے جائیں چاہے وہ سرکاری ملازم ہوں، چاہے پرائیویٹ گواہ ہوں جب تک عدالت کی کارروائی مکمل نہ ہو تب تک انہیں premises چھوڑنے کی اجازت نہیں دی جاتی اس لئے اسد منظور بٹ صاحب سے یہ کہا گیا کہ آپ چونکہ یہاں پر تشریف لے آئے ہیں اور آپ عدالت کی کارروائی تک عدالت میں پیش نہیں ہو سکتے کیونکہ آپ کا وکالت نامہ withdraw ہو گیا ہے اس لئے آپ سپرنٹنڈنٹ کے آفس میں تشریف رکھیں۔ انہیں حبس بے جا میں نہیں رکھا گیا بلکہ انہوں نے وہاں پر چائے پی اور بیٹھے رہے۔ اُس کے بعد راجہ ارشاد کیانی صاحب جو بڑے مشہور وکیل ہیں بلکہ ایک مشہور زمانہ کیس missing persons کا ہوا تھا کہ اڈیالہ جیل راولپنڈی سے گیارہ آدمی miss ہوئے تھے اُس کیس میں بھی محترم راجہ ارشاد کیانی صاحب وکیل تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان کے متعلق کافی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ راجہ ارشاد کیانی صاحب نے باقاعدہ رسیدات کے ہمراہ ان لوگوں کو پیش کیا کہ "انہوں نے خون بہا کی رقم لے لی ہے۔" چونکہ انہوں نے دیت یا خون بہا "قصاص" وصول کر لیا ہے اور قانون میں یہ گنجائش ہے لہذا ملزم کو بری کر دیا جائے۔ اس کے بعد جج محمد یوسف اوجلہ

صاحب انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے فیصل آباد میں بھی جج رہے ہیں اور محترم راجہ ریاض صاحب بھی انہیں جانتے ہوں گے کہ وہ بڑے upright اور سینئر جج ہیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں، میں اس کو اس طرح سے نہیں لوں گا بلکہ آپ ان تمام لوگوں کو باہر بھیجیں۔ ان میں سے پھر ایک ایک آدمی کو بلا کر پوچھا گیا کہ اتنے کروڑ اتنے لاکھ روپے کی رسید پر دستخط آپ کے ہیں اور پیسے آپ نے وصول کئے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ جج صاحب نے پوچھا کہ یہ دستخط آپ کے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں بالکل ہمارے دستخط ہیں۔ جج صاحب نے پھر سوال کیا کہ آپ پر کوئی دباؤ تو نہیں؟ انہوں نے کہا کہ کوئی دباؤ نہیں ہے۔ یہ سارا process تین گھنٹے تک چلتا رہا جس کے بعد وقفہ نماز ہوا اور پھر جج صاحب نے آکر ان بیانات کی بنیاد پر ملزم کو بری کر دیا۔

جناب سپیکر! ناجائز اسلحہ کے 13/20/65 کے مقدمہ میں انہوں نے اسے convict کیا اور سزا دی۔ اب جب عدالت کا فیصلہ آ گیا تو پنجاب حکومت کے پاس قطعی طور پر کوئی قانونی اور آئینی جواز نہیں رہتا کہ وہ ملزم کو ایک لمحہ کے لئے بھی جیل میں رکھے۔ یہ صورتحال ہے اور پنجاب حکومت نے اس قوم کے ساتھ جو commitment کی تھی کہ صرف اور صرف اس مقدمے میں عدالت کے حکم کو تسلیم کیا جائے گا اور پوری قوم کی آواز بھی یہی تھی۔ اسی کو تسلیم کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق ملزم کی رہائی عمل میں آئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی واضح کر دوں کہ negotiation کے process یا بات چیت ہوئی تو میں اس معزز ایوان کے سامنے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں اور میں نے اس سلسلے میں محترم وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی صبح بات کی ہے کہ اس پورے process اور negotiation میں "دیت کی وصولی" اور لینے دینے کی بات میں پنجاب حکومت کے کسی سیاسی کا ممبر یا even کسی اہلکار کا فہیم اور فیضان کی فیملی کو ٹیلی فون کرنا بھی ثابت ہو تو ہم اس کے سزاوار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم نے قطعی طور پر اس process میں کوئی حصہ نہیں لیا البتہ انہیں یہ اختیار تھا۔ مقتول کے ورثاء کو ملزم کو معاف کرنے کا حق قرآن اور قانون دیتا ہے جسے حکومت پنجاب نہ ہی کوئی اور چھین سکتا ہے۔ شکریہ

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے اپنا point of view کافی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہی جگہ اور یہی ایوان ہے جہاں پر سوالات بھی

کئے جا سکتے ہیں اور جوابات سے مطمئن بھی کیا جا سکتا ہے اور مطمئن نہ ہونے کی صورت میں عوام پر چھوڑا جا سکتا ہے۔ میں یہاں پر یہ کہوں گا کہ ریمنڈ ڈیوس کے افغانستان فرار ہونے کے بعد ایک دن کے اندر سارا process complete ہوا ہے جس پر بہت سے question marks ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب اور لاء منسٹر صاحب پر بھی question marks ہیں۔ جب یہ واقعہ ہوا تو ان کے بیانات، میڈیا جو کہ بہت vibrate ہے اور جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ investigative میڈیا ہے جو کہ تہہ کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو بھی باہر لے آتا ہے۔ یہ صرف خبروں اور مخبری پر ہی نہیں بلکہ یہ real investigative میڈیا ہے۔ اب وہ بیانات اس چیز کے مظہر اور گواہ ہیں کہ highest level پر وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے کہ ہر چیز crystal clear ہو گی۔ میں اپوزیشن لیڈر اور تمام ممبران کی موجودگی میں سوال کرتا ہوں کہ ایک دن کے اندر جو کچھ ہوا کیا یہ crystal clear تھا؟ یہ بالکل crystal clear نہیں تھا۔ اسے facilitate کس نے کیا؟ 19 آدمیوں کو facilitate کرنا بہت بڑا سوال ہے۔ واقعی اگر یہ crystal clear جیسے کہا گیا تھا اس طرح ہوتا تو ہمیں یہاں پر بات کرنے کی بالکل نوبت نہ آتی۔ چلیں ٹھیک ہے دیت مذہبی طور پر جائز ہے اور انہوں نے دیت لی۔ اس کے بعد ناجائز اسلحہ کا جرم ثابت ہو گیا جس کی سزا سات سال قید ہے لیکن اسے صرف دو ماہ سزا دی گئی اور 43 دنوں کے بعد اسے چھوڑ دیا گیا۔ اسے امریکی سپاہی کہا گیا تھا تو کیا پنجاب پراسیکیوشن اس سے مطمئن ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! سزا پنجاب حکومت نے نہیں دی بلکہ عدالت نے دی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہمارے سوالات ہیں جو کہ ہم نے ایوان کے اندر دینے ہیں اور اگر یہ ہمیں مطمئن کریں گے تو ہم مطمئن ہو جائیں گے اور ان کا شکریہ بھی ادا کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ریمنڈ ڈیوس جتنی دیر تک کوٹ لکھپت جیل میں رہا، صرف چند ایک اخبار نے بتایا کہ گیارہ ساڑھے گیارہ بجے کے بعد پورا قونصلیٹ اپنے paraphernalia، باربی کیو سسٹم اور hot and cold drinks کے ساتھ وہاں پہنچتا ہے اور ریمنڈ ڈیوس کے لئے محفلیں سجائی جاتی ہیں۔ ہم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ اسے سزا تو ہونی ہے جس کا ہمارے ساتھ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور لاء منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ crystal clear ہو گا۔ یہ crystal clear نہیں ہے اور ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کس نے facilitate کیا اور اندر کا مڈل مین کون تھا؟ رات ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے لاء منسٹر صاحب کی بات نہیں سنی تو اب میں کیا کر سکتا ہوں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہیلری کلنٹن نے کہا کہ ہم نے ایک پیسا بھی دیت کا نہیں دیا۔ جب امریکہ نے نہیں دیا تو کیا ریمنڈ ڈیوس اپنے پاس 21 کروڑ روپے جیب میں ڈال کر پھر رہا تھا، یہ کس head سے اور کیوں پنجاب حکومت نے دیا ہے؟ پنجاب کے حکمرانوں نے ایک مجرم کو رہا کر کے غیرت بیچ دی ہے۔ یہ اس چیز کے مجرم ہیں اور اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب اپنا point of view دے چکے ہیں تو اب وزیر اعلیٰ صاحب آ کر بتائیں کہ وہ 20/21 کروڑ روپے کہاں سے آیا؟

جناب سپیکر! اگر یہ سلسلہ چلتا رہا تو وہ جو spying کا سامان انہوں نے نکالا تھا اور حکومت پنجاب نے بیانات دیئے تھے کہ ہمیں spying کے اتنے سارے آلات ملے ہیں تو اس پر بھی مقدمات درج کئے جائیں گے کہ یہ جاسوس ہے۔ وہ جاسوس کہاں ہے اور کہاں جا کر اس کی investigation کرنی ہے، کیا نیو یارک میں جا کر کرنی ہے اور کیا آپ نے اس کی investigation کے لئے اپنے بھی ویزے لگوانے ہیں؟ یہ غلط اور انتہائی ناجائز بات ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے اپنا point of view بیان کر دیا ہے اور اب ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے چاہتے ہیں کہ وہ ان تمام باتوں کا جواب دیں کہ کس طرح ایک ہی رات کے اندر تمام process مکمل کر لیا گیا؟ ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے خلاف میں اور میری پارٹی ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر چودھری ظہیر الدین خان کی قیادت میں مسلم لیگ (ق)
کے معزز ممبران ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ان کے گھر والوں سے بھی مشورہ کر لینا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری چودھری ظہیر الدین صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بات کا جواب سن لیں۔ چونکہ یہ ان کا حکم تھا کہ یہی وہ معزز ایوان ہے جہاں پر سوال اٹھائے جاتے ہیں اور یہیں پر ان کے جواب دیئے جانے چاہئیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب نے facilitate کرنے کے حوالے سے بات کی ہے تو میں اپنی بات کو دہراتا ہوں کہ اس مقدمے میں، اس صلح میں اور اس bargaining میں facilitate کرنا تو بہت دور کی بات ہے، اگر ہماری طرف سے، پنجاب حکومت کی طرف سے politically بھی اور administratively بھی ایک ٹیلیفون کال بھی یہ ثابت کر دیں کہ ہم نے ان کی فیملی سے رابطہ کیا ہے تو میں انہیں یہ بات پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہم اس کی جوابدہی کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے دوسری بات یہ کی ہے کہ "دو ماہ قید" کیوں ہوئی؟ عدالت کے

فیصلوں پر آپ اپیل تو کر سکتے ہیں لیکن عدالت کے فیصلوں کو اس طرح سے question نہیں کر سکتے۔ میں پیشے کے لحاظ سے وکیل بھی ہوں، میں آپ کو لاکھوں کیسوں کی مثالیں دے سکتا ہوں کہ 13/20/65 کے کیس میں ایک ماہ قید ہوئی یا دس ہزار روپے جرمانہ ہوا۔ اس کیس میں دو ماہ قید اور تیس ہزار روپے جرمانہ ہے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ یہ قید کم ہے تو وہ سیشن کورٹ کے بعد ہائی کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ "ایک دن میں یہ نہیں ہو سکتا"۔ ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں کہ ایک ہی دن میں گواہان کے بیانات ہوئے، اسی دن بیانات کے بعد عدالت نے ملزم کو بری کیا اور وہ اُسی شام کو رہا ہو گیا۔ جب مقتول کے ورثاء ملزم کو معاف کر دیں تو اس کے بعد پھر اس کی قید کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ "وہاں پر قونصل جنرل کا عملہ موجود تھا"۔ جس دن بھی اس کیس کی سماعت ہوتی تھی، یہ غالباً تیسرا یا چوتھا موقع تھا، امریکہ کے قونصل جنرل کا عملہ ہمیشہ موجود ہوتا تھا۔ انہوں نے ایک اور بات کی، چوہدری ظہیر الدین صاحب میرے بھائی ہیں، بہت سنجیدہ ہیں لیکن یہ کبھی کبھی کسی بات پر جذباتی بھی ہو جاتے ہیں۔ آج وہ جذباتی ہو گئے کہ "وہ 21 کروڑ روپے کہاں سے آئے؟" میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ 21 کروڑ روپے کی رسیدیں راجہ ارشاد کیانی نے عدالت میں پیش کی ہیں۔ راجہ ارشاد کیانی سپریم کورٹ کا سینئر وکیل ہے، اگر آپ کہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ آئیں، جا کر پوچھ لیتے ہیں کہ اس نے کہاں سے 21 کروڑ روپے دیئے اور کہاں سے رسیدیں حاصل کیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ہمارا مقصد ایوان کے ماحول کو پراگندہ کرنا یا اسی لہجے میں جواب دینا نہیں ہے۔ ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ان کی foreign سیکرٹری ہیلری کلنٹن نے جو کل بیان دیا تھا وہ ہم نے یہاں عرض کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں عدالت کے فیصلے پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن حکومت پنجاب کے prosecution نے جو کچھ پلند ابنا کر، manage کر کے، رات یا دن کے وقت، سارے دروازے بند کر کے، بری کرنے کے بعد دیت والوں اور وکیلوں کو بھی وہاں پر رکھا۔ جب تک وہ افغانستان نہیں پہنچ گئے اس وقت تک دروازہ نہیں کھولا گیا۔ Prosecution نے یا انہوں نے جو کچھ کیا ہمیں اس پر اشکالات ہیں۔ انہوں نے بیان فرما دیا ہے، اب اگر مزید تفصیل سے چیف منسٹر صاحب جواب دے دیں گے تو ہم مطمئن ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کاٹھیا صاحب!

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ ایک دن میں جدہ چلے گئے۔ لاء منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے بات تو کر دی ہے لیکن وہ ان باتوں کا جواب دے دیں کہ جو اُس سے جاسوسی کے آلات برآمد ہوئے، فوٹو ملیں اور جو اس کے خلاف دہشت گردی کی دفعات لگنی تھیں وہ کیوں نہیں لگائی گئیں، اس کے علاوہ عبادالرحمٰن کے ملزمان کہاں گئے اور ان کے بارے میں انہوں نے اب تک کیا کیا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے اُس سے جاسوسی کے آلات برآمد ہونے کے بارے میں بات کی ہے۔ اُس سے دو موبائل فون برآمد ہوئے تھے، ایک وائرلیس سیٹ برآمد ہوا تھا، کچھ وائرلیس سسٹم ایسے ہیں جو پانچ یا دس کلومیٹر کی radius میں کام کرتے ہیں وہ بھی اس سے برآمد ہوا تھا اور ایک کیمرہ برآمد ہوا تھا۔ ان تمام چیزوں کو detail سے analyze کرنے کا سسٹم پولیس کے پاس موجود نہیں ہے، وہ سسٹم آئی ایس آئی اور آئی بی کے پاس ہے۔ ہم نے وہ تمام چیزیں قبضہ پولیس میں لے کر باقاعدہ طور پر Interior Ministry کو بھجوا دی تھیں کہ وہ ان کا detailed analysis کر لیں اور اس کے بعد اگر اس کے خلاف کوئی جاسوسی کا جرم بنتا ہے تو اس کے مطابق اس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا جائے گا۔ جہاں تک یہ بات کر رہے ہیں کہ اس کو اتنی جلدی میں رہا کر دیا گیا۔ یہ عدالت کی مرضی ہے چاہے وہ فیصلہ اُسی دن announce کرے، دس دن بعد announce کرے یا دو دو تاریخوں میں announce کرے اس سلسلے میں حکومت کا قطعی طور پر کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! کس کو نہیں پتا کہ یہاں پر سی آئی اے کے مفادات ہیں؟ اس ملک میں جتنی دہشت گردی ہو رہی ہے وہ اس کو monitor کر رہا تھا۔ یہ کس کو نہیں پتا کہ یہاں پر رپورٹ ہوئی ہے کہ حکومت پنجاب کو ساٹھ مشتبہ افراد مطلوب ہیں اور وہ ان کے ساتھ رابطے میں تھا؟

پنجاب حکومت نے قتل کے علاوہ اِس چیز کا مقدمہ کیوں نہیں درج کیا؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ اتنا سادہ معاملہ نہیں ہے۔ اس میں حکومت پنجاب نے جو deal کرائی ہے [****] اس کی سزا اُسے بھگتنا پڑے گی اور انہیں جواب دینا پڑے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: انہوں نے تو برملا کہا ہے کہ حکومت پنجاب کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے، آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! انہوں نے جو [****] بات کی ہے یہ یہاں معافی مانگیں، انہیں معافی مانگنا پڑے گی۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے بہت مختصر سی بات ہے۔ رانا صاحب جواب دے دیں کہ رات کے چار بجے کیا یہ تہجد پڑھنے کوٹ لکھپت جیل گئے تھے؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: وہ بتا چکے ہیں، انہوں نے بڑی تفصیل سے اس کا جواب دے دیا ہے اور یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ ان کا جواب سارے ہاؤس نے سن لیا ہے۔ بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا اور میرے انتہائی مہربان سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب یہاں تشریف فرما ہیں وہ حکومتی ممبران کو ہدایت فرمائیں کہ اپوزیشن کو بات کرنے کا right ہے۔ اس طرح سے آوازیں دے کر اور شور مچا کر اپوزیشن کی بات کو دبانے کی کوشش نہ کریں۔ اس کا پھر ہم بھی جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: کس نے ایسی بات کی ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ان کو تمیز سکھائیں اور یہ بتائیں کہ یہ حکومت میں ہیں اور ان کے فرائض میں شامل ہے کہ ہماری بات سنیں۔ اگر انہوں نے آوازیں دینی ہیں تو پھر اس کا جواب ہمارے پاس بھی ہے اور ہم ایسا جواب دیں گے کہ ان کو کوئی جگہ نہ ملے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)
پنجاب حکومت کی پالیسی ہے کہ کسی کی بات سننی ہے اور نہ کسی کی بات ماننی ہے۔ آج ہمارے بچے باہر بیٹھے ہیں، ابھی میں اور چودھری ظہیر الدین صاحب ان کے پاس گئے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹر دھوپ میں سڑک پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس حکومت کی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہر روز اس چوک میں لوگ ہڑتال کر کے بیٹھے ہوتے ہیں، یہ کسی کی بات کو سننے کو تیار نہ ہیں۔ آپ نے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ آپ اور اس ہاؤس کی یہ قدر ہوئی کہ اس کمیٹی کے تشکیل ہونے کے بعد ڈاکٹروں کو notice جاری کر دیئے گئے تو میں پوچھتا ہوں کہ حکومت کہاں ہے؟

جناب سپیکر: جی، کمیٹی بیٹھی ہے، وہ سارے معاملات دیکھ رہی ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے دیں، interrupt نہ کریں اور یہ میرا حق ہے۔ حکومت کہاں ہے اور یہ کیا کر رہے ہیں، یہ کیوں نہیں ابھی جاتے، جا کر ان ڈاکٹروں سے بات کرتے اور ان کے وفد کو اندر لاتے؟۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے بھیج دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمارے بچے دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی لندن گیا ہوا ہے، کوئی کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں، کیا سیکرٹری صحت کوئی غنڈہ ہے، کیا وہ سیکرٹری ان سب سے طاقتور ہے؟ وہ کسی کا فون تک نہیں سنتا اور یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن مجھے افسوس ہوتا ہے کہ غنڈے سیکرٹری نے پورا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ تباہ کر دیا ہے۔ اس غنڈے نے پورے پنجاب کے ڈاکٹروں کو آج سڑکوں پر بٹھایا ہوا ہے، کسی کو کوئی پرواہ نہیں، کوئی بات کرنے کے لئے تیار ہے اور نہ ہی کوئی بات سننے کے لئے تیار ہے۔ محکمہ صحت کا وزیر تک نہیں ہے، آپ کمیٹی کو چھوڑیں۔ ہمارے بچے باہر بیٹھے ہوئے ہیں، ابھی ہاؤس کو بتائیں کہ کون سے حکومتی عہدیدار ان کے ساتھ مذاکرات کے لئے جائیں

گے کیونکہ فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان ، بہاولپور، چکوال ، قصور اور ہر جگہ ہزاروں کی تعداد میں بچے سڑکوں پر دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر آپ کو بیٹھنا پڑے تو پتا چلے گا۔یہاں پر غنڈے سیکرٹری کی بات ایک طرف اور پورے پنجاب کے بچوں کا مستقبل ایک طرف ہے تو کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس پر میں اپنے سینئر ساتھی سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کا notice لیں۔ چیف منسٹر صاحب صوبے میں نہیں ہیں، ٹھیک ہے کہ وہ ایک مجبوری میں گئے ہیں لیکن یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اور میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس کا serious notice لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ مجھے موقع دے رہے ہیں کہ راجہ صاحب کے مطالبہ کا میں جواب دوں۔ میں notice نہیں لوں گا بلکہ already ان سے مل چکا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کل ان کے وفد کے ساتھ پونے تین گھنٹے میں بیٹھا رہا ہوں، ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے تمام نمائندے آئے ہوئے تھے ان کی باتیں سنیں، پی ایم اے کے عہدے داران کی باتیں سنیں، سینئر ترین پرنسپلز ، میڈیکل یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کی باتیں سنیں اور ان کے سارے مطالبات سنیں، وہ 38۔ارب روپے کا package مانگ رہے ہیں اور ان کا مطالبہ یہ تھا کہ یہ ابھی announce کریں کہ آپ 38۔ارب روپے salaries میں اضافہ کے طور پر ہمیں دیں گے۔ اب میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ہاؤس کے کسی ممبر کا یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کے لئے اس قسم کا بہت بڑا package announce کر دے تو میں نے ان کو ہر ممکن سمجھانے کی کوشش کی کہ وزیر اعلیٰ صاحب آپ سے پہلے مل چکے ہیں، آپ کے یہ مطالبات سن چکے ہیں اور آپ سے commitment کر چکے ہیں کہ آئندہ بجٹ میں انشاء اللہ العزیز آپ کی تنخواہوں میں جو اضافہ کا مطالبہ ہے اسے شامل کیا جائے گا۔ اب اس وقت جبکہ ابھی تک سیلاب کی تباہ کاریوں سے فارغ نہیں ہوئے، اس وقت جو کہ ہم دہشت گردی کے لئے اضافی اقدامات کرنا چاہ رہے ہیں ان کو بھی ہم پورا نہیں کر سکتے تو 38۔ارب روپیہ کیسے اچانک ان کو دیا جا سکتا ہے؟ وہ اس چیز کو appreciate کرتے ہیں۔ وہ کون ہے، یہ نوجوان کن سے ملے، باوجود کل کے مذاکرات اور میرے مؤقف کو تسلیم کرنے کے بعد پھر یہ سڑکوں پر آکر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ میں نہیں کہہ سکتا البتہ میں نے ان کی قیادت کے بیانات اخبارات

میں پڑھے ہیں کہ ہم یوں کریں گے اور ہم ان کے ساتھ جا کر بیٹھیں گے اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے، ان کا جواب میں دے چکا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی اسی ضمن میں بات کرنا چاہتا ہوں جس میں راجہ صاحب نے بات کی اور محترم بھائی سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے ان سے میٹنگ کی اور پھر وہ مذاکرات ناکام ہو گئے اس سے ہمیں تھوڑی پریشانی اس لئے ہوئی کہ ایک نہایت ہی senior parliamentarian کسی ڈیوٹی پر مختص کئے جاتے ہیں تو کم از کم وہ جو چھوٹی عمر کے بچے ڈاکٹرز ہیں، جو بڑا package مانگ رہے ہیں ان کو اس وقت تک linger on کر کے بلکہ ایک genuinely and honestly وہاں تک لے جاتے جب تک چیف منسٹر صاحب یہاں پر تشریف لے کر آتے جبکہ انہوں کہا ہے کہ وہ 38۔ارب روپے کا package مانگ رہے ہیں۔ پچھلے سال اڑھائی ہزار ڈاکٹر باہر جا چکے ہیں، ساڑھے چار ہزار ڈاکٹر سعودی عرب اور دوسری جگہ جانے کے لئے pipeline میں ہیں اور ان کی درخواستیں آ چکی ہیں ان تمام درخواستوں کی desertion ہو جائے گی۔ یہ ینگ ڈاکٹر ہمارا مستقبل ہیں اور جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی leadership ہے ان کو غور سے سننا چاہئے اس لئے وہ ماننے میں لیت ولعل سے کام لیتے ہیں، جب وہ دیکھتے ہیں کہ 22۔ارب روپے کی ایک سڑک منظور ہو گئی ہے، 2۔ارب روپے کا ایک flyover منظور ہو گیا ہے تو پھر ان کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اگر 22۔ارب روپے ایک سڑک پر لگ سکتا ہے تو پھر 38۔ارب روپیہ زیادہ نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مسائل کو وسائل کے ساتھ couple کرنا ہی senior parliamentarian کا اثاثہ ہوتا ہے۔ اب مسائل کو وسائل کے ساتھ couple کر کے ان لوگوں کو سڑکوں سے اٹھا کر clinics میں بٹھایا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: دیکھیں! دونوں باتیں آپ نے سن لی ہیں، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی بات بھی آپ نے سن لی، انہوں نے بھی ان کے ساتھ میٹنگ کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کافی حد تک انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے، اس کے باوجود ہم نے بھی ایک کمیٹی بنائی ہے، وہ ابھی جا کر ان سے مل رہی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ وہ کمیٹی ہے جو کبھی بھی نہیں نکلی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ irrelevant بات کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ممبران اسمبلی کی بات نہیں ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کسی ممبر کے پاس یہ اختیار نہیں ہے لیکن سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب صرف ممبر نہیں ہیں بلکہ وہ سینئر ایڈوائزر بھی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے ڈپٹی چیف منسٹر بھی ہیں، یقیناً ان کے پاس یہ اختیار ہے اور ہونا چاہئے کہ وہ اگر حکومتی معاملات کو درست کرنے کے لئے اور صوبے میں ایک community کو مطمئن کرنے کے لئے کوئی بھی اقدام کر سکتے ہیں جو کہ 38۔ارب کی بات ہے۔ اگر 22۔ارب روپے سستی روٹی کے تنوروں میں جھونکا جاسکتا ہے، اگر 8۔ارب روپیہ فوڈ سپورٹ پروگرام میں ضائع کرنے کے بعد وہ بند کیا جاسکتا ہے، اگر 22،22۔ارب روپے کی سڑکیں بنائی جاسکتی ہیں، 3۔ارب کا ہنی برج بنایا جاسکتا ہے اور اگر جہاں دوست رہتے ہوں تو وہاں پر 20،20۔ارب روپے کی سڑکیں بنائی جاسکتی ہیں تو پھر ایک اتنی بڑی community جن سے لوگوں کی زندگی related ہے، ایک وہ community ہے جن کے پاس ہم سب نے کل جانا ہے۔ ہم نے علاج کے لئے تو لندن نہیں جانا اور میں نے اور آپ نے یہاں سے علاج کرانا ہے اور ہو سکتا ہے کہ جب میں اور آپ بیمار ہوں تو وہ بچے جو آج سڑک پر بیٹھے ہیں تو اس وقت شاید ہمارے علاج کے لئے یہی ہوں تو خدارا ان کے لئے سوچیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ بھی شاید لندن چلے جائیں لیکن میں نے تو یہاں پر انہی سے علاج کرانا ہے اس لئے مہربانی کریں کہ اگر وہ 38۔ارب روپے مانگ رہے ہیں تو بے شک 38۔ارب روپے نہ دیں، آپ ان کو 18۔ارب روپے یا 15۔ارب روپے دے دیں لیکن میری آپ اور حکومت سے درخواست ہے کہ اس community کو سڑکوں سے اٹھائیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! مجھے موقع دیجئے گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): میں details میں نہیں جانا چاہتا تھا، میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اس ایک issue پر جو قائد حزب اختلاف راجہ صاحب اُٹھا رہے

ہیں یہ باتیں ان سے طے ہوئی ہیں کہ یکجا اتنا بڑا jump نہیں دے سکیں گے، یہ ان کی تجویز تھی جو میں نے قبول کر لی ہے کہ stagger کر کے 10 فیصد یا 15 فیصد اضافہ کر دیا جائے پھر اگلے بجٹ میں مزید 10 فیصد اضافہ کر دیا جائے جب تک ہم ان کے مطالبات کو پورا کر سکیں۔

جناب سپیکر: آپ کو ان کے ساتھ پوری ہمدردی ہے اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ جی، محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمدردی سے پیٹ نہیں بھرتے، کیا ہم ہمدردی سے بھوکے کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کس point پر بول رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کیا ہمدردی سے روٹی خریدی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ بات مناسب نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

آپ تشریف رکھیں۔ جی، نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بے شک ڈاکٹروں کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے لیکن کل اس ملک میں جو کچھ ہوا، میرا خیال ہے کہ کل اس ملک کی تاریخ کا سیاہ ترین دِن تھا جب ہم نے ایک دفعہ پھر ثابت کیا کہ ہم ایک آزاد ملک نہیں ہیں، ہم امریکہ کے غلام ہیں۔ کل جس طرح اس ملک کی قومی غیرت کو مارا گیا، جس طرح ہمارے ضمیروں کو سُلایا گیا، ہم اس صوبے کے منتخب نمائندے ہیں اور ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اصل واقعہ کیا ہے؟ کس طرح ہماری قومی غیرت کو سُلا دیا گیا، کس طرح ہماری قومی غیرت کو مارا گیا؟ کل جو کچھ اس ملک کے لوگوں نے یہاں دیکھا ہے افریقہ کے چھوٹے سے چھوٹے ملک میں بھی اس طرح نہیں ہوتا۔ ایک شخص جس نے اس ملک کے بے گناہ شہریوں کو مار دیا اُسے اس طرح VVIP طریقے سے بغیر ٹاسک فورس، بغیر امیگریشن، بغیر کچھ پوچھے، نیا سوٹ پہنا کر پروٹوکول کے ساتھ اس ملک سے واپس بھیج دیا گیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

آج پھر ہمارے زخموں پر مزید نمک چھڑکا جا رہا ہے جب ہم اخباروں میں پڑھ رہے ہیں اور ٹی وی پر امریکی وزیر خارجہ کا یہ بیان سُن رہے ہیں کہ امریکہ نے یا ریمنڈ ڈیوس نے دیت ادا نہیں کی تو میں یہ

پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون سی دیت تھی جو اس نے ادا نہیں کی یا یہ پیسے بھی ہم نے خود ادا کر کے ان کے غلام ہونے کا ایک اور ثبوت دیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

میرے خیال میں جو لوگ شیم شیم کے نعرے لگا رہے ہیں انہیں سب سے پہلے اپنا احتساب کرنا چاہئے، انہیں اپنے آپ سے یہ بات پوچھنی چاہئے کہ اس کے اندر ان لوگوں کا کتنا کردار ہے؟ انہیں آج کے اخبارات پڑھنے چاہئیں کہ کس طرح کسی نے اڑھائی کروڑ کی بجائے پانچ کروڑ روپے کرائے، وہ کون شخص تھا؟ میرا ضمیر ابھی اتنا نہیں سویا، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اصل واقعہ کیا ہے؟ میرا ضمیر اتنا نہیں سویا کہ اس ملک کے عوام کے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی کی جائے، ہمیں بحیثیت قوم گالی نکالی جائے اور پوری دُنیا میں گالی دلوائی جائے، جو کچھ کل کیا گیا میں اس واقعہ کے خلاف واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جاؤ، جاؤ کی نعرہ بازی)

میں تو جاؤں گا کیونکہ میرا ضمیر جاگا ہوا ہے۔ میں بے ضمیروں کی طرح صرف اپنے لیڈران کو خوش کرنے کے لئے شیم، شیم کے نعرے نہیں لگا سکتا۔ میں یہاں پر dictation نہیں لے کر آیا، میں میاں مٹھو کی طرح باتیں نہیں کر سکتا۔ میں سچ کو سچ کہوں گا، حق کو حق کہوں گا۔ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جناب ثناء اللہ خان مستی خیل صاحب آپ جائیں اور علی نور خان نیازی صاحب کو منا کر لائیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں نیازی صاحب کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ ان کو احتجاج نہیں کرنا چاہئے تھا، پہلی دفعہ سامراج شریعت کے آگے جھکا ہے، قانون کی بالادستی ہوئی ہے۔ سڑکوں پر بھی احتجاج نہیں ہونا چاہئے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں کب سے بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ آپ مجھے floor نہیں دے رہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! نیازی صاحب کو بڑی تکلیف ہوئی ہے جبکہ مجھے بہت دُکھ ہوا ہے کہ یہ ساری کی ساری deal تو پنجاب حکومت نے کرائی ہے۔ علی حیدر نور خان نیازی جو کہہ رہے ہیں اگر ان میں غیرت ہے تو پنجاب حکومت کا ساتھ چھوڑ کر یہ ثابت کریں کہ وہ اس سلسلے میں امریکہ کے مخالف ہیں۔ اگر وہ ایم ایم اے کے ہیں تو بتائیں کہ ریمنڈ ڈیوس کے معاملے میں ایم ایم اے کی پالیسی کیا ہے؟ پنجاب حکومت نے جو deal کرائی ہے اس سلسلے میں یہ پنجاب حکومت کا ساتھ چھوڑ کر ثابت کریں کہ وہ پاکستان کی عوام کے ساتھ ہیں اور اُن مظلوموں کے ساتھ ہیں جن کے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے۔

سوالات

(محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال محترمہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ میاں طارق محمود صاحب! اپنے سوال کا نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 972 ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹا، لوٹا کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر۔ آرڈر۔ جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھ دیا جائے۔

ڈسٹرکٹ گجرات کے سات سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز کی فراہمی

*972: میاں طارق محمود: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے مراسلہ نمبر ایس او (اے ڈی پی) سی اے پی -2007-08/9 مورخہ 30۔ جولائی 2007 کے تحت ڈسٹرکٹ گجرات کے سات سکولوں کی اپ گریڈیشن کے بعد فنڈز فراہم کرنے کے لئے کہا گیا تھا؟

(ب) کیا ان سکولوں کے لئے فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں، اگر نہیں تو کب تک فنڈز مختص کر دیئے جائیں گے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے مراسلہ نمبر ایس او (اے ڈی پی) سی اے پی 9/08-2007 مورخہ 30- جولائی 2007 کے تحت ڈسٹرکٹ گجرات کے سات سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز فراہم کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ان سکولوں کے لئے فنڈز مختص نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کو بذریعہ مراسلہ نمبر 2(447) آر او (ایجوکیشن) پی اینڈ ڈی/2007 مورخہ 11- اگست 2007 کو مذکورہ سکولوں کی اپ گریڈیشن کے متعلق وزیراعلیٰ کے احکامات کی نقول مہیا کرنے کے لئے کہا تھا جو کہ 25- اگست 2008 کو موصول ہوئی ہیں۔

نئی پالیسی برائے سال 09-2008 کے ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت محکمہ تعلیم (سکولز) کی صوابدید پر ترجیحی پروگرام کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اگر محکمہ تعلیم (سکولز) ڈسٹرکٹ گجرات کے مذکورہ سات سکولوں کو ترجیحی پروگرام میں قابل عمل سمجھتا ہے اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو فنڈز فراہم کرنے کی سفارش کرتا ہے تو مذکورہ فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ان سکولوں کے لئے فنڈز مختص نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کو بذریعہ مراسلہ نمبر 2(447) آر او (ایجوکیشن) پی اینڈ ڈی/2007 مورخہ 11- اگست 2007 کو مذکورہ سکولوں کی اپ گریڈیشن کے متعلق وزیراعلیٰ کے احکامات کی نقول مہیا کرنے کے لئے کہا تھا جو کہ 25- اگست 2008 کو موصول ہوئی ہیں۔ نئی پالیسی برائے سال 09-2008 کے ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت محکمہ تعلیم (سکولز) کی صوابدید پر ترجیحی پروگراموں کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اگر محکمہ تعلیم (سکولز) ڈسٹرکٹ گجرات کے مذکورہ سات سکولوں کو ترجیحی پروگراموں میں قابل عمل سمجھتا ہے اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو فنڈز فراہم کرنے کی سفارش کرتا ہے تو مذکورہ فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر میرا جو سوال ہے یہ اس سے متعلقہ جواب نہیں ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا فنڈز فراہم کئے گئے ہیں یا نہیں ؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹا، لوٹا کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا یہ فنڈز فراہم کئے جائیں گے یا نہیں کئے جائیں گے ؟ بس یہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ 2007 کا سوال تھا اس کی بابت جواب بھی تب ہی کا تیار کیا گیا ہوا ہے لیکن ان سات سکولوں کے لئے فنڈز مختص کئے جا چکے ہیں اور 2007 میں ضلع گجرات حلقہ پی پی۔113 میں سات سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے کہا گیا تھا۔ اب تک سات سکولوں کو 28.906 ملین روپے جاری بھی کر دیئے گئے ہیں اور ان میں سے بیشتر سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور باقیوں پر کام جاری ہے۔ اب تک اس پر تقریباً 18 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ سکول مکمل کر دیئے جائیں گے ؟ منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ کیا یہ فنڈز جاری کر دیئے جائیں گے اور یہ سکول مکمل کر لئے جائیں گے ؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹا، لوٹا کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please. Order please.

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جی، ہاں۔ جناب سپیکر! تمام کے تمام سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ جتنی ان کی ڈیمانڈ تھی اس کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کی تمام تر demands پوری کی جائیں گی اور تمام ترقیاتی کاموں کا procedure مکمل کیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کو میری آواز آ رہی ہے یا نہیں ؟ اس دِن تو آ رہی تھی جب آپ ہاتھ جوڑ کر کہہ رہے تھے کہ خاموش ہو جائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! اگلا سوال آپ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہ رہی تھی آپ نے سوال dispose of کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال dispose of ہو گیا ہے۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! اپنے سوال کا نمبر بولئے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: سوال نمبر 1015 ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

صوبہ میں محکمہ آئی ٹی کا قیام و دیگر تفصیلات

*1015: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محکمہ کب قائم ہوا اس کے آج تک کتنے دفاتر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) لاہور میں اس وقت اس محکمہ کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم کئے گئے ہیں ان میں منظور شدہ اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے دیگر شہروں میں بھی اس محکمہ کے دفاتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کس شہر میں اور کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس محکمہ میں زیادہ تر افراد کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ہے، اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت کنٹریکٹ پر رکھے گئے ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس محکمہ میں خالی اسامیوں پر بھی بھرتی کرنے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) صوبہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محکمہ 2001-09-01 کو قائم ہوا۔اس کا آج تک ایک ہی دفتر قائم کیا گیا ہے۔

(ب) لاہور میں اس وقت اس محکمہ کا کوئی اور دفتر نہ ہے۔تاہم ضلعی حکومتوں کے آرڈیننس کے تحت ہر ضلع میں ضلعی رابطہ افسران کے ماتحت ای ڈی او (آئی ٹی) کی اسامی موجود ہے، جن کا تبادلہ و تقرری تاہم محکمہ ہذا کرتا ہے۔

(ج) کیونکہ تمام ضلعی حکومتوں میں ای ڈی او (آئی ٹی) کی اسامی موجود ہے لہذا مزید دفاتر قائم کرنے کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

(د) انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ میں ایس اینڈ جی اے ڈی، عارضی (ایس این ای) اور پراجیکٹ اسامیاں موجود ہیں۔ایس اینڈ جی اے ڈی کی اسامیوں پر بھرتی کئے گئے ملازمین ریگولر ہیں جبکہ ایس این ای اور پراجیکٹ اسامیوں پر حکومتی کنٹریکٹ اپوائنٹمنٹ پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ پر بھرتی کی جاتی ہے۔پراجیکٹ اسامیاں پراجیکٹ مکمل ہونے پر ختم ہو جاتی ہیں لہذا ملازمین کو مستقل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ بھرتیاں عارضی اور فقط / پراجیکٹ اسامیوں پر کی گئی ہوتی ہیں۔کنٹریکٹ پر رکھے گئے ملازمین کو مستقل کرنے کی فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

(ہ) انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پراجیکٹ اسامیاں پُر کرنے کے لئے مورخہ 29-07-08 کو اشتہار دیا جا چکا ہے، دوسری عارضی (ایس این ای) اسامیاں پُر کرنے پر حکومتی پابندی ہے، پابندی اٹھنے کے بعد یہ اسامیاں پر کی جا سکیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! آپ مجھے تو ضمنی سوال کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال کہاں ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! کیا جس کا سوال ہو صرف وہی ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے، ہم اس ایوان کے ممبر نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، اس طرح تو مناسب نہیں ہے۔ چیمہ صاحب! آپ ضمنی سوال تو کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: آپ بڑی عجیب روایات قائم کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ایسے نہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! اگر مجھے بات کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی تو پھر میں واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہ کریں۔ محترمہ سیمل کامران اور چودھری ظہیر الدین خان! آپ ان کو منا کر لے آئیں۔ چیمہ صاحب! آپ بات کریں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب والا! آپ مجھے بھی بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اعجاز شفیع صاحب کل بھی اسمبلی کی ایک میٹنگ میں موجود تھے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میرا آپ سے وعدہ ہے، جونہی وہ حاضر ہوں گے آپ کی بات کا جواب لے کر دوں گا۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب آپ اپنا ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! آپ Chair کی بات پر عمل کروائیں۔ وہ اسمبلی کی meetings میں موجود ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا اسمبلی کی meetings سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب وہ House میں آئیں گے تو ان کو جواب دینا پڑے گا۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! آپ کی مہربانی ہے، آپ تشریف رکھیں اور اس بات کو جانے دیں۔ چودھری صاحب! آپ ضمنی سوال کریں وقفہ سوالات کا وقت ختم ہونے والا ہے۔ (قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! House in order ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محکمہ ایسا ہے جس کی جدت موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق سامنے آ رہی

ہے۔اس سلسلے میں مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ EDO(IT) کی ایک اسامی رکھی گئی ہے لیکن ضلعی سطح پر اس کے دفاتر ہیں اور نہ ہی نچلی سطح کا سٹاف ہے۔یہاں تک کہ project کے تحت ان اسامیوں کو رکھا جا رہا ہے یعنی ابھی تک ان کو regular نہیں کیا گیا۔یہ بتایا جائے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے محکمے کی افادیت کیا ہے،ان کو regular کیوں نہیں کیا جارہا اور project کے تحت کیوں چلایا جارہا ہے جبکہ ہر تقریر میں ان کے وزراء اور وزیر اعلیٰ اس کی افادیت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ہر چیز کو computerized کررہے ہیں۔یہاں تک کہ محکمہ مال کو بھی ہم آئی ٹی کے حوالے کررہے ہیں لیکن آج اس سوال کے جواب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس محکمے کو صرف دکھاوے کے لئے رکھا گیا ہے۔مجھے یہ بتایا جائے کہ ان اسامیوں کو کب تک project سے نکال کر مستقل کیا جائے گا اور ضلعی سطح پر دفاتر قائم کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی،بتایا جائے کہ کب تک ان اسامیوں کو مستقل کیا جائے گا؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر اٹھارھویں ترمیم کے بعد یہ محکمہ dissolve ہوا ہے۔پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں EDO(IT) کی اسامی موجود ہے اور وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں۔معزز ممبر نے جہاں تک اداروں کی بات کی ہے کہ اداروں کو strengthen کرنے کے لئے IT Department کو فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت تھی۔تمام محکموں میں IT سے concerned ہمارے تمام officers موجود ہیں۔revenue کا محکمہ ہو یا کوئی اور تمام میں افسران موجود ہیں جو ان محکموں کو computerized کررہے ہیں اور جیسا کہ revenue سے concerning بات کی گئی تمام محکموں کو computerized کیا جارہا ہے اور IT کے تقاضوں کو پورا کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل): جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چولستان کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*967: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چولستان کا علاقہ کتنے رقبے پر محیط ہے نیز اس کی آبادی کیا ہے؟

(ب) چولستان میں زیر کاشت رقبہ کتنا ہے، کیا حکومت چولستان میں فصلوں کی کاشت اور ان کو سیراب کرنے اور پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے کسی جامع منصوبہ بندی پر غور کر رہی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے تحت بجٹ 09-2008 میں واٹر سپلائی کی کل کتنی سکیموں کے لئے رقم مختص کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) چولستان کا کل رقبہ 6655360 ایکڑ ہے جس میں مختلف سکیم ہائے کے تحت 283631 ایکڑ رقبہ تقسیم ہو چکا ہے نیز اس کی آبادی 0.155 ملین ہے۔

(ب) چولستان میں اس وقت 94893 ایکڑ رقبہ کاشتہ ہے۔ علاقہ چولستان بہاول پور ڈویژن کے تینوں اضلاع میں واقع ہے جہاں نہری نظام موجود ہے جس میں فلڈ سیزن میں زیادہ پانی ہونے کی صورت میں چولستانیوں کو ½2 ماہ فلڈ واٹر مہیا کیا جاتا ہے۔ سابقہ حکومت نے ضلع بہاول پور کے لئے 250 کیوسک زائد پانی مہیا کیا تھا۔ اب موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے حالیہ دورہ مورخہ 17-12-2008 کو تحصیل لیاقت پور کے لئے 250 کیوسک پانی عباسیہ لنک کینال سے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(ج) تفصیل برائے ملاحظہ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تفصیلات

*1920: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Federal Bureau Survey of Statistics کے مطابق پنجاب میں 32.97 فیصد لوگ غربت کی حد سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور ہر روز ساڑھے بارہ ہزار پاکستانی below poverty line جا رہے ہیں؟

(ب) صوبے میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد کس ضلع میں رہائش پذیر ہے اور حکومت نے ان کی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے، خصوصاً تعلیم اور صحت سیکٹر میں؟

(ج) کیا پنجاب کے اضلاع میں غریب لوگوں کے لئے تمام شہری سہولتوں سے مزین کوئی بستی / بستیاں بنانے کا پروگرام زیر غور ہے، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب کی سطح پر غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تازہ ترین تفصیلات کی عدم موجودگی کی وجہ سے 32.97 فیصد غربت کی تصدیق ممکن نہیں، وفاقی ادارہ شماریات نے PSLM سروے کئے ہیں۔ جن کی بنیاد پر پاکستان اقتصادی سروے 2007-08 میں غربت کے متعلق اعداد و شمار ملکی سطح پر اندازاً 22.3 فیصد برائے سال 2005-06 ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد جنوبی اضلاع میں رہائش پذیر ہے۔ ان اضلاع میں سے ضلع راجن پور میں غربت کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔ ان اضلاع کی بہتری کے لئے Punjab Poor District Program شروع کیا جا رہا ہے جس کے تحت غریبوں کو صحت اور تعلیم کی سہولیات کے ساتھ ساتھ روزگار کے مواقع بھی فراہم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ضلع راجن پور میں صحت کے شعبہ میں مالی سال 2008-09 کے دوران مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔

1- کڈنی سنٹر کے قیام کے لئے چار کمپیوٹرائزڈ ہیموڈائیلاسز مشینوں اور واٹر ٹریٹمنٹ سسٹم کی فراہمی، اس سلسلے میں 12 لاکھ 60 ہزار روپے کے فنڈز جاری کئے جا چکے ہیں بلکہ تنصیب کے لئے ٹینڈر بھی منظور کئے جا چکے ہیں۔

-2 ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت بنیادی صحت یونٹوں اور دیہی مراکز صحت میں صحت کی موجود سہولیات میں بہتری اور فوری فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے چار کروڑ28لاکھ 57ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں جن پر کام جاری ہے۔

تعلیم کے شعبہ میں مالی سال09-2008 کے دوران ضلع راجن پور میں مندرجہ ذیل منصوبوں کے لئے دو کروڑ58لاکھ مختص کئے گئے ہیں۔

-1 دیہی علاقوں میں لڑکیوں کی پرائمری تعلیم کے فروغ کے لئے 64لاکھ 54ہزار مختص کئے گئے ہیں۔

-2 تعلیم بالغاں اور غیر رسمی تعلیم کے مراکز قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ93لاکھ 55ہزار مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) غریب لوگوں کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کے Pro-poor initiative پروگرام کے مطابق پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں سات نئی ہاؤسنگ کالونیاں تعمیر کرنے کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔ جن کے لئے جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان کی موزونیت کے بارے میں جانچ پڑتال کی جا رہی ہے۔ سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1	قصور	50ایکڑ
-2	پسرور	50ایکڑ
-3	جھنگ	72ایکڑ
-4	ہارون آباد	75ایکڑ
-5	چشتیاں	50ایکڑ
-6	ساہیوال	40ایکڑ
-7	قائد آباد وخوشاب	50ایکڑ

مندرجہ بالا سکیموں کی حتمی منظوری کے بعد 3مرلہ کے 11225پلاٹ فراہم ہو سکیں گے اور سکیمیں تیار ہونے کے بعد پلاٹ مروجہ پالیسی کے مطابق بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ حکومت پنجاب غربت کے خاتمے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے:-

-1 پیشہ ورانہ کالجوں میں غریب طلباء کے لئے وظیفہ کی سکیم

-2 غریب بیواؤں کے لئے قرضہ جات کی معافی

-3 کم آمدنی والوں کے لئے ہاؤسنگ سکیم

4- صحت عامہ کے لئے بیمہ پالیسی
5- چھوٹے قرضہ جات کی سکیم
6- بڑے شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت / رعایت
7- ٹریکٹر سکیم کے لئے مالی اعانت
8- گردہ کے مراکز
9- کم درجہ کے پولیس ملازموں کے لئے کارکردگی کی بنیاد پر اعانت
10- اساتذہ کے لئے کارکردگی کی بنیاد پر سہولتیں / فوائد
11- مویشیوں کی بہتری کے لئے اقدامات

ضلع سرگودھا کی نامکمل سڑکوں کی تعمیر

*2006: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں درج ذیل سڑکات کی تعمیر منظور کی گئی تھی؟

1- تعمیر و امپرو ومنٹ سڑک بھاگٹانوالہ (23-الف جنوبی) تا 29 جھال جنوبی معہ لنک لالو والی تا 29 جھال ہمراہ مٹھہ لک مائنر ملانے سڑک مانگنی دریا براستہ موضع دریا۔
2- تعمیر سڑک از 23 جنوبی تا ملانے سڑک آبادی کریم داد گجر
3- تعمیر دورویہ سڑک مین بازار بھاگٹانوالہ۔
4- تعمیر سڑک 133 جنوبی تا 128 جنوبی براستہ 131 جنوبی تا 127 جنوبی۔
5- تعمیر سڑک از 130 جنوبی تا 50 جنوبی
6- تعمیر سڑک از سلانوالی 119 جنوبی روڈ 128 جنوبی روڈ تا 139 جنوبی و ملانے سرگودھا بڑانہ روڈ۔
7- تعمیر ہیڈ سٹرین برج بالمقابل ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کی تعمیر کی منظوری محکمہ پی اینڈ ڈی نے دے دی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑکیں اے ڈی پی سال 08-2007 میں شامل تھیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو 30۔جون 2008 تک ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہر سڑک کی تفصیل کیا ہے اور کتنا کام ہوا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ان سڑکوں کو unfunded قرار دیا گیا ہے اور سال 09-2008 میں ان کی تکمیل کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا جا رہا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ شاہرات پراونشل سرگودھا نے ان سڑکوں کے لئے فنڈز کا مطالبہ کیا ہوا ہے اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے؟

(ز) کیا حکومت ان نامکمل سڑکوں کو مکمل کرنے کے لئے مطلوبہ فنڈز 09-2008 میں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔ان سڑکوں کی منظوری DDSC محکمہ مواصلات و تعمیرات کے دائرہ اختیار میں آتی ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے ان سڑکوں کو unfunded قرار دے کر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں فنڈز کے لئے بھیجا ہے جو کہ عنقریب صوبائی سکروٹنی کمیٹی کی میٹنگ میں پیش کی جائیں گی اور میٹنگ کے فیصلے کے مطابق عملدرآمد ہوگا۔

(و) ۔ایضاً۔

(ز) ۔ایضاً۔

پی پی۔113 اور 115 گجرات کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام کی تفصیلات

*2589: میاں طارق محمود: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔113 اور 115 گجرات میں سال 08۔2007 کے دوران کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام کے تحت کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے تھے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ج) کتنے منصوبوں پر کام فنڈز فراہم نہ کرنے کی بناء پر بند پڑا ہے؟

(د) جن منصوبوں پر کام فنڈز نہ ہونے کی بناء پر بند ہے کیا حکومت ان کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پی پی-113 اور پی پی-115 گجرات سال 08-2007 کے دوران کیمونٹی اپ لفٹ پروگرام کے تحت 27 منصوبہ جات شروع کئے گئے۔ یہ منصوبے تعمیر گلیاں و نالیاں اور نالہ جات پر مشتمل ہیں۔ ان کا کل تخمینہ لاگت 87.000 ملین روپے ہے۔

(ب) تمام منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

(ج) سب منصوبہ جات پر فنڈز کی عدم ادائیگی کی بنا پر کام بند تھا۔

(د) حکومت پنجاب نے لیٹر نمبر FD (W&M)1-31/2008-2009/278 مورخہ 16-02-2009 کو ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے فنڈز ضلعی حکومت کو مہیا کر دیئے ہیں اور اب ان منصوبہ جات پر کام شروع ہو جائے گا۔

مزید برآں کیمونٹی اپ لفٹ پروگرام، ضلع گجرات کی سکیموں کی تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب میں آئی ٹی کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4028: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں آئی ٹی کے کل کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) پنجاب میں آئی ٹی کے دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ج) پنجاب میں محکمہ آئی ٹی نے اپنے قیام سے لیکر اب تک عوام کو سہولیات دینے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب میں آئی ٹی کے کل دو دفاتر ہیں جو کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ہیں۔ اس کے علاوہ ہر ضلع میں EDO-IT کا ایک دفتر موجود ہے۔

(ب) پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ ایوان اقبال ایجرٹن روڈ پر جب کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ماڈل ٹاؤن میں واقع ہے تاہم ہر ضلع میں EDO-IT کا ایک دفتر قائم ہے جو کہ ڈی سی او کے ماتحت کام کرتا ہے۔

(ج) آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب 2001 میں بنایا گیا اور اس ڈیپارٹمنٹ میں عوام کو سہولیات پہنچانے کے لئے بہت سے کام کئے گئے ہیں۔ اس محکمہ کی تخلیق میں صوبہ پنجاب میں E-governance تک پہنچنے کی سوچ کار فرما تھی تاکہ حکومت پنجاب کی محکمہ جاتی اور غیر محکمہ جاتی صلاحیتوں کو عوام تک پہنچانے کے لئے زیادہ بہتر طور پر استعمال کیا جا سکے۔ یہ محکمہ مندرجہ ذیل مقاصد کے تحت بنایا گیا۔

1- حکومت اداروں میں کام کرنے کے لئے I.T.enabled ماحول بنانا اور I.T.culture کو فروغ دینا۔

2- تمام stakeholders کو یکجا کر کے ان کی مدد سے تمام محکموں کی ضروریات کی نشاندہی کرنا۔

3- ان پراجیکٹس کو زیادہ اہمیت دے کر مکمل کرنا جن میں دوسرے محکمے یا ضلعی حکومتیں شامل ہیں۔

4- system کو combine کرنے کی ضروریات کو سمجھنا، معیارات میں موافقت لانا، Public Key infrastructure (PKI) کی ترقی، ڈیٹا کی سکیورٹی کو یقینی بنانا۔ آرکائیوز اور ڈیٹا ویئر ہاؤسز بنانا اور سوسائٹی میں آن لائن سروس کلچر کا انقلاب لانا۔

آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر ملکی (بیرون ملک) ٹریننگ کے لئے افسران کا نامزد کرنے کا طریق کار و میرٹ کی تفصیلات

*4191: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ہر سال گریڈ 16 اور اوپر کے ملازمین کو غیر ملکی ٹریننگ کے لئے نامزد کر کے ان کے نام وفاقی حکومت کو بھجواتی ہے؟

(ب) سال 2007، 2008 اور 2009 کے دوران کتنے ملازمین کو غیر ملکی ٹریننگ کے لئے نامزد کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور محکمہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان افسران کو نامزد کرنے کا طریق کار، criteria اور میرٹ کیا ہے، تفصیلاً بتائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں۔

(ب) سال08-2007اور2009 میں999ملازمین کو غیر ملکی ٹریننگ کے لئے نامزد کیا گیا جس کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) غیر ملکی ٹریننگ کورسز وفاقی حکومت سے موصول ہونے پر محکمہ پی اینڈڈی اسے:۔

(1) متعلقہ محکمہ /ادارے کو برائے موزوں نامزدگی بھیج دیتا ہے۔

(2) اپنی ویب سائٹ پر بھی آویزاں کر دیتا ہے کہ کوئی بھی مطلوبہ اہلیت کا حامل سرکاری ملازم اپنا کیس محکمہ کی وساطت سے پی اینڈڈی کو بھجوائے۔

متعلقہ محکمہ /ادارہ سے مناسب نامزدگی موصول ہونے پر ضروری جانچ پڑتال کے بعد صوبائی سپیشل سلیکشن بورڈ کی باقاعدہ میٹنگ یا سر کولیشن کے ذریعہ بورڈ کے ممبران کے سامنے پیش کیا جاتا ہے بورڈ کی منظوری کے بعد وفاقی حکومت کو نامزدگی کی اطلاع دی جاتی ہے تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ بیرون ملک ٹریننگ کے لئے حتمی منظوری وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

نامزدگی کرتے وقت مندرجہ ذیل معیار (criteria) / میرٹ کا خیال رکھا جاتا ہے۔

- نامزد آفیسر کے خلاف کوئی محکمانہ /انسداد رشوت ستانی کی انکوائری نہ ہو۔
- نامزد آفیسر اپنے کیڈر میں سینئر ہو۔
- نامزد آفیسر کی آخری تین سال کی سالانہ خفیہ رپورٹ ٹھیک ہو۔
- نامزد آفیسر غیر ملکی تربیت کی مقررہ کردہ شرائط پر پورا اترتا ہو۔
- نامزد آفیسر غیر ملکی تربیت کے لئے مطلوبہ عمر کی حدود میں ہو۔
- نامزد آفیسر کی تعلیم / تجربہ /تعیناتی غیر ملکی تربیت سے متعلقہ ہو

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4340: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان اداروں میں محکمہ کی کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہیں علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان اداروں میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا کیا کام ہو رہے ہیں 10۔2009 کے لئے مزید کون کون سے پراجیکٹ کی تیاری ہو رہی ہے، آگاہ فرمائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور میں آئی ٹی کا دفتر و دیگر تفصیلات

*4341: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں آئی ٹی کا دفتر کہاں واقع ہے؟

(ب) متذکرہ دفتر میں کتنے ملازمین فرائض سر انجام دے رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع کے لئے 10۔2009 میں کتنے فنڈز رکھے گئے اور ان فنڈز سے کون کون سے نئے پراجیکٹ شروع کئے گئے؟

(د) مذکورہ ضلع میں آئی ٹی کے لئے اب تک جو اقدامات اٹھائے گئے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ڈی سی او کمپلیکس قصور میں واقع ہے۔

(ب) 10 افراد

(ج) ضلع قصور کے لئے سال 10-2009 کے لئے بشمول تنخواہ ملازمین -/3,53,000 روپے اور غیر ترقیاتی فنڈ -/1626000 روپے کے فنڈ رکھے گئے ہیں۔

(د) یہ کہ ضلع قصور میں اب تک آئی ٹی کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل پراجیکٹس روبہ عمل آ گئے ہیں۔

نمبر شمار	پراجیکٹ	تفصیل
-1	کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل کا اجراء	ضلع قصور میں تقریباً 16000 کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل اب تک جاری ہو چکے ہیں۔
2	موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم	اس پروگرام کے ذریعے گاڑیوں کے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹ جاری کئے جا رہے ہیں۔
3	فوڈ سپورٹ پروگرام	ضلع قصور میں فوڈ سپورٹ پروگرام کے ذریعے تمام مستحقین کا اندراج ہو چکا ہے اور جو مستحقین ماہانہ اس سکیم کے ذریعے پیسے وصول کر رہے ہیں ان کی تعداد 55ہزار سے زائد ہے۔

4	آٹومیشن آف ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ	یہ ایک ویب پروگرام ہے جس میں 24 گھنٹے کسانوں اور سٹاک ہولڈرز کے لئے زمینوں، ادویات اور کھاد وغیرہ کے متعلق معلومات ہیں۔
5	بیسک کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام فار گورنمنٹ ایمپلائز	اس پروگرام کے تحت تقریباً 150 آفیسرز اور گورنمنٹ ملازمین تربیت لے چکے ہیں۔
6	آٹومیشن آف بیت المال کمیٹیز	یہ ایک ویب پروگرام ہے جس کے ذریعے درخواست گزار آسانی سے اپنی درخواست مالی امداد کے لئے جمع کرا سکتا ہے۔
7	کمپیوٹرائزیشن آف آرمز لائسنس	سافٹ ویئر کی ٹریننگ ہو چکی ہے اور سافٹ ویئر اپلیکیشن کا انتظار ہے۔
8	سستی روٹی سکیم	ایک ویب تیار ہو چکی ہے جس کے ذریعے تندور مالکان اور آٹے کے تھیلوں وغیرہ کا ریکارڈ تیار کیا جا چکا ہے۔
9	کمپیوٹر کی کتب کی فراہمی	تمام سرکاری ملازمین کو کمپیوٹر کی معلوماتی کتب فراہم کر دی گئی ہیں۔
10	ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم	اس پروگرام میں تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہیں، تعلیمی معلومات، سرکاری سرگرمیوں کی معلومات، چھٹیوں کی معلومات اپ لوڈ کی جارہی ہیں۔
11	آفس کارڈ	تمام محکمہ جات کے تمام اہلکاران کو دفتری کارڈ کا اجرا جاری ہے۔
12	کمپیوٹرائزیشن آف ڈسٹرکٹ کورٹس	ایک ٹیکنیکل سروے رپورٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دی گئی ہے۔
13	ڈیڈی کیٹڈ سیل (Dedicated Cell)	ضلع قصور میں ایک ڈیڈی کیٹڈ سیل پروگرام شروع ہو چکا ہے۔ جس میں ضلع قصور کے تمام ترقیاتی منصوبوں کی معلومات آن لائن موجود ہیں۔
14	ڈیڈی کیٹڈ آئی ٹی سیل	Net Working ایڈمنسٹریٹر (supervision) کا آئی ٹی سیل قائم کیا جا چکا ہے۔
15	Net Working ریسورسز کا قیام	TMA کے تمام دفاتر کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔
16	لوکل ایریا نیٹ ورکنگ اینڈ انٹرنیٹ کی سہولت	گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے لئے لوکل ایریا نیٹ ورکنگ کی فراہمی
17	رمضان سہولت	ضلع قصور میں سستے رمضان بازاروں کی تحصیل وائز subsidized اشیا جن میں آٹا، چینی اور گھی کی رپورٹس کو حکومت پنجاب کی ویب سائٹ http://ramzansahult.punjab.gov.pk پر upload کیا جا تا رہا ہے۔
18	بجٹ	ضلع قصور کے لئے سال 10-2009 کے لئے بشمول تنخواہ ملازمین -/1353000 روپے اور غیر ترقیاتی فنڈ -/1626000 روپے ہیں۔
19	پنجاب پورٹل (Punjab Portal)	گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس کی معلومات کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے یہ ویب سائٹ http://punjab.gov.pk تیار کی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*4445: میاں شفیع محمد: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت سال10۔2009 میں ضلع رحیم یار خان کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں درج بالا پروگرام کے تحت کون کون سے محکمہ جات میں کتنے ترقیاتی کام ہونے ہیں؟

(ج) درج بالا پروگرامز کے تحت ہونیوالے ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے حکومت کون سے اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع رحیم یار خان کی ترقیاتی سکیموں کے لئے 10-2009 میں فور سیکٹرز پروگرام کے تحت 300 ملین روپے جبکہ پی ڈی پی کے تحت 104 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) پی ڈی پی پر عملدرآمد محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ تمام ممبران صوبائی اسمبلی کی تجویز کردہ سکیموں پر منظوری کے بعد کام شروع کر دے گا۔اس پروگرام پر عملدرآمد کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب سے منظور شدہ گائیڈ لائنز جاری کی جاچکی ہیں۔
فور سیکٹر پروگرام کے تحت ضلع رحیم یار خان میں ترقیاتی سکیموں کے لئے مندرجہ ذیل محکمہ جات کی سکیموں کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں:-

محکمہ سکول ایجوکیشن	محکمہ ہائر ایجوکیشن	محکمہ صحت	محکمہ پبلک ہیلتھ
138 ملین روپے	72 ملین روپے	30 ملین روپے	60 ملین روپے

مندرجہ بالا شعبہ جات میں سکیموں کی نشاندہی کے لئے تمام محکموں اور کمشنر صاحبان کو ضروری ہدایات جاری کی جاچکی ہیں۔اس پروگرام کے تحت ضلع رحیم یار خان میں سکیموں کی نشاندہی مکمل ہو چکی ہے اور سکیمیں منظوری کے مراحل طے کر چکی ہیں۔ بیشتر سکیموں کے ٹینڈر جاری کر دیئے گئے ہیں اور جلد ہی منظور شدہ سکیموں پر کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) ترقیاتی کاموں کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے حکومت پنجاب نے کمشنر صاحبان کو احکامات جاری کئے ہیں۔ محکمہ منصوبہ بندی وترقیات ہر ماہ ان سکیموں پر عملدرآمد کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے تمام کمشنر صاحبان اور متعلقہ محکمہ جات سے اجلاس منعقد کرتا ہے اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے ہدایت جاری کرتا ہے۔وزیراعلیٰ اور چیف سیکرٹری پنجاب بھی کمشنر صاحبان سے ہر ماہ اجلاس منعقد کرتے ہیں جن میں کاموں کی رفتار کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ضروری احکامات دیئے جاتے ہیں تاکہ ترقیاتی کام مقررہ وقت پر مکمل ہو سکیں۔

ضلع جھنگ اور چنیوٹ میں میگا پراجیکٹ شروع کرنے کی تفصیلات

*4551: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت کے قیام سے آج تک کون کون سے میگا پراجیکٹ کس کس ضلع میں شروع کئے گئے ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں، کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ب) ضلع جھنگ اور چنیوٹ میں کوئی میگا پراجیکٹ اس حکومت نے شروع کیا ہے تو اس کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) میگا پراجیکٹ کی نشاندہی اور منظوری کون دیتا ہے؟

(د) کیا حکومت لاہور کی طرح صوبہ کے دیگر ترقی پذیر اضلاع میں بھی میگا پراجیکٹ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) موجودہ حکومت کے قیام سے آج تک شروع کئے گئے اور مکمل شدہ پراجیکٹس کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع جھنگ میں شروع کئے گئے پراجیکٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	نام منصوبہ	کل لاگت
1-	جھنگ برانچ کینال کی بحالی	890 ملین روپے
2-	جھنگ بائی پاس کی تعمیر (لمبائی 21 کلومیٹر)	611 ملین روپے

مزید برآں ضلع چنیوٹ چونکہ ایک نیا ضلع ہے اس کی تعمیر و ترقی کے لئے سال رواں میں ایک جامع منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کے لئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے مورخہ 17-10-09 کو 500 ملین روپے کی خطیر رقم مختص کر دی ہے۔اس منصوبہ میں شامل سکیموں پر مجاز اتھارٹی سے منظوری کے بعد جلد کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) میگا پراجیکٹس کی نشاندہی متعلقہ محکمہ ضرورت کی بنیاد پر کرتا ہے جسے مجاز اتھارٹی سے منظوری کے بعد ترقیاتی بجٹ میں شامل کیا جاتا ہے اور اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لی جاتی ہے۔

(د) جز(د) کا جواب جز(ج) میں دے دیا گیا ہے۔

محکمہ آئی ٹی کے قیام کے مقاصد و دیگر تفصیلات

*4558: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آئی ٹی نے گزشتہ چار سال میں پنجاب کے کتنے پرائیویٹ اور سرکاری اداروں کو آئی ٹی کے فروغ کے لئے سہولیات فراہم کیں ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ محکمہ کے آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا اغراض و مقاصد تھے اور ان کو حاصل کرنے کے لئے جو ٹارگٹ رکھا گیا تھا اس پر محکمہ پورا اترا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر ٹارگٹ کو پورا نہیں کیا جا رہا تو محکمہ پر کروڑوں اربوں روپے کیوں ضائع کئے جا رہے ہیں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) گزشتہ چار سالوں میں محکمہ آئی ٹی کی جانب سے آئی ٹی کے فروغ کے لئے فراہم کی گئی سہولیات اور ان سے فائدہ اٹھانے والے سرکاری محکموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے آئی ٹی کے فروغ کے لئے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1. Implement I T Policy/I T Action Plan in the province of Punjab.
2. Evaluate current rules and regulations of departments/ agencies of Government of the Punjab and identify those rules and policies that limit their ability to bring their services on to the internet.
3. Devise appropriate standards and safeguards for managing and securing electronic data and publish policies that define how data is collected, used, shared and retained in Government departments/ agencies.
4. Develop security policy for management of electronic data. Control of and liaison with District I T Departments.
5. Conduct campaign to inform citizens about the availability of and benefits from electronic data.

6. Collect & evaluate statistics to determine patterns for use of electronic data in the public sector.
7. Coordinate with the departments of Government of the Punjab to ensure that the web contents on official website of departments stay current.
8. Develop strategies for sharing common information by the departments of Government of the Punjab.
9. Coordinate activities among departments/ agencies and various levels of government for the smooth functioning of the Government.
10. Pre-qualify firms to provide I T consultancy, software development and I T products to the Government.
11. To coordinate with both public sector departments and private sector agencies in the field of information Technology.
12. Service matters of I T cadre both at Provincial and District level, except those entrusted to S&GAD.

محکمہ آئی ٹی اپنے ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے سر گرم عمل ہے۔

(ج) مندرجہ بالا جز(الف) کے جواب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ اپنے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے انتہائی تن دہی سے کام کر رہا ہے۔

سال 09-2008 میں آئی ٹی کا بجٹ ودیگر تفصیلات

*4560: **ملک محمد عامر ڈوگر**: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کن کن اضلاع میں آئی ٹی کے دفاتر کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ایسے اضلاع ہیں جہاں پر ابھی تک آئی ٹی کے دفاتر نہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت ہر تحصیل سطح پر آئی ٹی کے دفاتر قائم کرنے کو تیار ہے؟

(د) سال 2008-09 میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اس میں سے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی کاموں پر کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب کے ہر ضلع میں (EDO(IT کا ایک ایک دفتر موجود ہے جو کہ ڈی سی او کے ماتحت کام کر رہا ہے۔

(ب) ایسا کوئی ضلع نہیں جہاں (EDO(IT کا دفتر موجود نہ ہے۔

(ج) تاحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(د) 2008-09 میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے -/238,846,000 روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔ ترقیاتی کاموں پر -/130,237,000 روپے اور غیر ترقیاتی کاموں پر -/52,608,000 روپے اخراجات کئے گئے۔

آئی ٹی کے دفاتر کا قیام، اغراض ومقاصد اور عملدرآمد کی تفصیل

*5029: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب کے کن کن اضلاع میں آئی ٹی کے دفاتر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے قائم کرنے کے مقاصد کیا تھے انکی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ مقاصد پر کس حد تک عملدرآمد کیا گیا، انکی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے ان دفاتر کے انچارج صاحبان کو آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا ٹارگٹ دیا گیا کیا اس ٹارگٹ کو achieve کیا گیا اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب کے ہر ضلع میں (EDO(I.T کا ایک دفتر قائم ہے جو کہ ڈی سی او کے ماتحت کام کرتا ہے۔

(ب) یہ دفاتر حکومت پنجاب کی طرف سے قائم کئے گئے اور ان کا مقصد پنجاب میں آئی ٹی کو فروغ دینا تھا۔

(ج) پنجاب میں آئی ٹی کے مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام ہو چکا ہے:-

- فوڈ سپورٹ پروگرام
- گرین ٹریکٹر سکیم
- چیف سیکرٹری پٹیشن سیل
- چیف منسٹرز اوپن کچہری
- ویٹ پروکیورمنٹ پروگرام(Wheat Procurement Programme)
- ڈومیسائل مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- آٹومیشن آف ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ
- بیسک کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام فار گورنمنٹ ملازمین
- آٹومیشن آف بیت المال کمیٹیز
- آرمز لائسنس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- سستی روٹی سکیم
- کمپیوٹر کتب کی فراہمی
- ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- کمپیوٹرائزیشن آف ڈسٹرکٹ کورٹس
- ڈیڈی کیٹیڈ آئی ٹی سیل
- Net Workingریسورسز کا قیام
- لوکل ایریا نیٹ ورکینگ اینڈ انٹرنیٹ کی سہولت
- رمضان سہولت
- ڈسکوری سنٹر کا قیام
- پنجاب انٹرنیٹ پراجیکٹ
- وزیر اعلیٰ پنجاب کے پروگرام کے تحت سکولوں کو مہیا کردہ آئی ٹی لیبز کے کمپیوٹرز کی ویریفکیشن
- آئی ٹی انونٹری سسٹم برائے کمپیوٹرز اسیسریز
- ریونیو دستاویزات /پبلک لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن
- ضلعی شکایات سیل
- ون ونڈو آپریشن سسٹم

- گورنمنٹ ملازمین کے سرکاری سطح پر ای میل ایڈریسسز کی تخلیق
- ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے دفاتر کو ہارڈ ویئر کی فراہمی
- سول رجسٹریشن مینجمنٹ سسٹم (CRMS)
- میکنگ گورنمنٹ ورک (PIAU)
- کمپیوٹرائزیشن آف رجسٹریشن ڈیڈز
- Adopt A Tehsil Programme کے لئے تربیت کی فراہمی
- ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے دفاتر کو تکنیکی سہولیات کی فراہمی
- ڈاک، ڈائری اینڈ ڈسپیچ سافٹ ویئر
- یونین کونسل کی سطح پر سول رجسٹریشن مینجمنٹ سسٹم

(د) ان دفاتر کو حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً مختلف ٹارگٹ دیئے جاتے ہیں جن کو ترجیحی بنیادوں پر حاصل کیا جاتا ہے۔

میانوالی، آئی ٹی کے فروغ اور فنڈز سے متعلقہ تفصیل

*5030: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) سال 10-2009 میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے؟

(ج) مذکورہ سال میں پنجاب کے کتنے نئے اضلاع میں آئی ٹی کے دفاتر قائم کئے جا رہے ہیں؟

(د) مذکورہ سال میں آئی ٹی میں کتنے ملازمین مزید بھرتی کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع میانوالی میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیلات:۔

1. ضلع میانوالی میں آئی ٹی لیب، ڈی سی او کمپلیکس میں قائم کی گئی ہے علاوہ ازیں ضلع میانوالی میں محکمہ ایجوکیشن کے تحت مختلف سکولوں میں آئی ٹی لیبز قائم کی گئی ہیں۔

2. ڈی سی او، کمپلیکس کی آئی ٹی لیب میں مین سرور انسٹال کیا گیا ہے جس کو مختلف دفاتر ڈی سی او آفس، ای ڈی او آر آفس، ڈی او، آفس اور ضلع ناظم کے دفاتر کو بذریعہ نیٹ ورکنگ ڈی سی او کمپلیکس کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ تحصیل عیسیٰ خیل، تحصیل پپلاں کے تمام دفاتر کو مین سروس کے ساتھ منسلک کرنے کا اہتمام کیا جانا ہے۔

3. ضلع میں بنیادی کمپیوٹر کی ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا ہے اور مختلف اوقات میں سرکاری ملازمین کو بنیادی کمپیوٹر ٹریننگ دی گئی ہے۔

4. ضلع میں فوڈ سپورٹ پروگرام کا ڈیٹا آئی ٹی لیب ڈی سی او کمپلیکس کے ذریعے اپ لوڈ کیا گیا۔ اس کے علاوہ رمضان سہولت پیکج اور شوگر سیل پر بھی کام آئی ٹی لیب کے ذریعے کیا گیا۔

5. چیف سیکرٹری کمپلینٹ سیل آئی ٹی لیب میں قائم کیا گیا ہے۔

6. ضلع میانوالی میں موجودہ حکومت پنجاب کے تمام دفاتر کے ملازمین کا مکمل ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے پر کام جاری ہے۔

(ب)

1- ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر کو درج ذیل بجٹ / فنڈ 10-2009 فراہم کیا گیا ہے۔

آفیسرز اور ملازمین کی تنخواہ	1480710/- روپے
دیگر اخراجات	282000/- روپے

2- سسٹم / نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر کو درج ذیل بجٹ / فنڈ 10-2009 فراہم کیا گیا ہے۔

آفیسرز اور ملازمین کی تنخواہ	240000/- روپے
دیگر اخراجات	170000/- روپے

(ج) پنجاب کے ہر ضلع میں EDO(I.T) کا ایک دفتر پہلے سے موجود ہے جو کہ ڈی سی او کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف سے پنجاب میں نئے دفاتر کھولنے کی فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(د) ضلع میانوالی میں EDO(I.T) آفس میں سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر (SNA)، پرسنل اسسٹنٹ (BS-15) اور جونیئر کلرک (BS-07) کی اسامیاں خالی ہیں جن کو پُر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

لاہور۔ گلبرگ III میں پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا قیام و دیگر تفصیلات

*5050: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گلبرگ۔ III لاہور میں واقع پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کس ایکٹ کے تحت معرض وجود میں آیا؟ اس کی اہمیت اور تشکیل کیا ہے کیا کوئی بورڈ اس کا انتظام چلاتا ہے اس کے سربراہ کا عہدہ کیا ہے اور کس سال یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ نے اہم معاشی مسائل پر آج تک تحقیق کر کے حکومت کو کیا رپورٹ پیش کی ہے؟

(ج) کیا ادارہ کی سفارشات پر حکومت نے عملدرآمد کیا ہے اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ گلبرگ-III لاہور سے اپنی نئی تعمیر شدہ عمارت واقع 48 سوک سنٹر جوہر ٹاؤن لاہور میں جولائی 2004 سے منتقل ہو چکا ہے۔یہ ادارہ پنجاب بورڈ آف اکنامک انکوائری کے نام سے 1919 میں معرض وجود میں آیا اس کی تشکیل نو 1980 میں پنجاب اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ آرڈیننس 1980 (Annexure-I ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) کے تحت محکمہ پی اینڈ ڈی کے ایک خود مختار ادارے کے طور پر عمل میں آئی۔اس ادارے کا سربراہ ڈائریکٹر کہلاتا ہے اور اس کا انتظام وانصرام بورڈ آف ڈائریکٹرز کی زیر نگرانی چلایا جاتا ہے جس کا سربراہ چیئرمین پی اینڈ ڈی بورڈ پنجاب اور اس کے ممبران میں سیکرٹری محکمہ خزانہ، سیکرٹری پی اینڈ ڈی، سیکرٹری زراعت، سیکرٹری صنعت، سیکرٹری تعلیم، چیف اکانومسٹ پی اینڈ ڈی اور ادارہ ہذا کا ڈائریکٹر شامل ہیں۔علاوہ ازیں تین نان آفیشل ممبران ہیں جن کی نامزدگی حکومت پنجاب تین سال کے لئے کرتی ہے۔جہاں تک اس انسٹیٹیوٹ کی اہمیت کا تعلق ہے یہ ادارہ پاکستان میں معاشی تحقیق کے اداروں میں سب سے پرانا ادارہ ہے۔ اس ادارے کے اہم فرائض (functions) درج ذیل ہیں:۔

1- صوبائی معاشی اور سماجی مسائل سے متعلق تحقیق کرنا اور ریسرچ سٹڈیز کی رپورٹ جاری کر کے حکومت کو پیش کرنا۔

2- اہم معاشی پہلوؤں پر تحقیقاتی کام سرانجام دینا مثلاً Project Evaluation، Impact Assessment اور Third Party Validation وغیرہ وغیرہ۔

3- حکومت کو مختلف معاشی مسائل سے متعلق اکنامک پالیسیز کے بارے مشاورت اور سفارشات فراہم کرنا۔

4- اکنامک ریسرچ کے شعبے میں مختلف قومی اور بین الاقوامی اداروں کو معاونت اور تعاون فراہم کرنا۔

5- اہم معاشی مسائل پر سیمینارز اور ورکشاپس کا انعقاد

(ب) ادارہ ہذا میں آج تک صوبے اور ملک کے اہم معاشی اور سماجی پہلوؤں پر400 کے قریب تحقیقاتی ریسرچ سٹڈیز اور 20 سے زائد مقالہ جات شائع کر چکا ہے۔(Annexure-II) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)ان رپورٹس کی کاپیاں مختلف حکومتی اداروں کو ارسال کی جاتی رہی ہیں۔علاوہ ازیں آج کل متعدد تحقیقاتی سٹڈیز پر بھی کام ہو رہا ہے۔

(ج) ادارہ ہذا کی 13اہم تحقیقاتی سٹڈیز کے نتائج اور سفارشات کو حکومت نے اپنی معاشی پالیسیوں کی منصوبہ بندی کرتے وقت استعمال کیا ہے(Annexure-III)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔

ضلع سرگودھا۔محکمہ کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5151: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں، تفصیل ادارہ وائز بتائیں؟

(ج) ان اداروں کو سال08۔2007اور09۔2008کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں سے فیس کتنی وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) ان اداروں میں کس کس fieldمیں تعلیم دی جاتی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات(جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے کیونکہ آئی ٹی کی تربیت دینے والے تعلیمی ادارے محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے۔

(ب) چونکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے اس لئے اعداد و شمار نہیں دیئے جا سکتے۔

(ج) چونکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے اس لئے اعداد و شمار نہیں دیئے جا سکتے۔

(د) چونکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے اس لئے اعداد و شمار نہیں دیئے جا سکتے۔

(ہ) چونکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کوئی تعلیمی ادارہ کام نہ کرتا ہے اس لئے اعدادوشمار نہیں دیئے جا سکتے۔

شعبہ شماریات پنجاب میں آفسٹ مشین آپریٹرز کی اسامیوں کی اپ گریڈیشن

*5158: سید محمد رفیع الدین بخاری: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے اکثر کلیریکل اسامیوں کو اپ گریڈ کر دیا ہے؟

(ب) کیا حکومت شعبہ شماریات پنجاب میں آفسٹ مشین آپریٹرز کی اسامیاں بھی اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) یہ درست ہے۔ حکومت پنجاب، محکمہ خزانہ کی جانب سے اس ضمن میں جاری کردہ چٹھی مورخہ 10-09-2007 کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شعبہ شماریات پنجاب میں مشین آپریٹر کی اسامیاں بنیادی پے سکیل نمبر 8 میں ہیں ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے مندرجہ ذیل محکمانہ قواعد ہیں:۔

"خواندہ جو کہ اردو اور انگریزی پڑھ سکتا ہو مع کم از کم ایک سال آفسٹ ڈپلیکیٹنگ مشین چلانے کا تجربہ یا کم از کم دو سال سائیکلو اسٹائلنگ اور ٹریڈل مشین چلانے کا تجربہ"

دیگر محکموں میں اس اسامی کا سکیل 8 سے کم ہے (فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

اندریں صورت شعبہ شماریات پنجاب میں آفسٹ آپریٹر کے لئے بنیادی پے سکیل نمبر 8 ہی مناسب ہے لہذا حکومت پنجاب شعبہ شماریات ان اسامیوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ای گورنمنٹ پراجیکٹ کے تحت عوام کو آن لائن سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*5664: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ای گورنمنٹ پراجیکٹ کے تحت، عوام کو آن لائن سہولیات مہیا کرنے کے لئے امریکہ کی مائیکروسافٹ کارپوریشن کے ساتھ معاہدہ کر رہی ہے؟

(ب) ان آن لائن سروسز کے لئے پہلے مرحلے میں کون کون سے محکموں کا انتخاب کیا گیا ہے اور کیا ان محکموں میں محکمہ تعلیم شامل ہے؟

(ج) کیا مائیکروسافٹ کو اس سلسلے میں لاہور میں دفتر کی جگہ فراہم کر دی گئی ہے اور کیا حکومت مستقبل میں کچھ اور محکموں کو بھی اس سکیم میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں۔یہ درست ہے۔

(ب) ان آن لائن سروسز کے لئے پہلے مرحلے میں داخلہ، تعلیم، صحت، زراعت اور حیوانات کے محکموں کو شامل کیا گیا ہے۔

(ج) مائیکروسافٹ کو حکومت کی جانب سے جگہ کی فراہمی نہیں کی گئی اور حکومت مستقبل میں اور بھی محکموں کو اس سکیم میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ، آئی۔ٹی کے لئے بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*5769: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس ضلع میں گریڈ وار کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کارکردگی کیسی رہی ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران بالترتیب -/1090000 روپے اور -/1370000 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) اس ضلع میں گریڈ 15، (PA) کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کارکردگی بہت بہتر رہی ہے اور محکمہ ہذا نے صوبائی حکومت کی مندرجہ ذیل پراجیکٹ مکمل کرنے میں معاونت کی:-

- ❖ موٹر ٹرانسپورٹ انفارمیشن سسٹم(MTMIS)
- ❖ بیت المال مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم(BMIS)
- ❖ ڈومیسائل ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن
- ❖ بیسک آئی ٹی ٹریننگ
- ❖ فائل ٹریکنگ سسٹم (برائے ہیومن ریسورس مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ)
- ❖ پنجاب انٹرنیٹ
- ❖ چیف سیکرٹری کمپلینٹ سیل /ڈیٹا کنٹرول روم کمپلینٹ ٹریکنگ سسٹم
- ❖ چیف منسٹرز فوڈ سٹیمپ سکیم

مندرجہ ذیل پراجیکٹ جاری ہیں:-

- ❖ پنجاب ویب پورٹل
- ❖ کمپیوٹرائزیشن آف آرمز لائسنسنگ
- ❖ ہیومن ریسورس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم
- ❖ انفارمیشن آٹومیشن ایگریکلچر

پنجاب میں شروع کئے گئے میگا پراجیکٹس کی تفصیلات

*6199: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2008 سے آج تک صوبے میں چند میگا پراجیکٹ بنائے گئے اگر ہاں تو کب اور کہاں، نیز منصوبے کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) حکومت سال 10-2009 کے دوران صوبہ پنجاب میں کن mega projects پر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) حکومت نے سال 09-2008 میں صوبہ پنجاب میں جن میگا پراجیکٹس کا آغاز کیا ان کی مکمل تفصیلات منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) حکومت نے سال 10-2009 میں صوبہ پنجاب میں جن میگا پراجیکٹس کا آغاز کیا ان کی مکمل تفصیلات منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع سیالکوٹ، محکمہ آئی ٹی کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6727:رانا آصف محمود:کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)ضلع سیالکوٹ میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب)اس محکمہ کا سال09۔2008اور10۔2009کا کل بجٹ ضلع ھذا کا کتنا تھا؟

(ج) کتنی رقم سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے منصوبہ جات مکمل کئے گئے؟

(د)ان دو سالوں کے دوران کتنے افراد کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم دی گئی؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف)ضلع سیالکوٹ میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں کل 09ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) کل بجٹ سال 2008-09 3286000/-روپے

کل بجٹ سال 2009-10 2074000/-روپے

(ج) کوئی نہیں۔صرف صوبائی حکومت کے مکمل کردہ منصوبہ جات کو چلایا جارہا ہے۔

(د) کوئی نہیں۔انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم دینا محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ذمہ داری نہیں ہے۔

محکمہ پی اینڈ ڈی کے شماریات آفیسرز کی ترقی کا مسئلہ

*7262:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شعبہ شماریات محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی بورڈ کا ذیلی شعبہ ہے اور اس کے شماریات آفیسرز کو بی ایس 17 دیا جاتا ہے عرصہ 18تا20 سال بعد بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر ترقی دے کر سکیل 17 ہی دیا جاتا ہے، صرف۔/150روپے بطور سپیشل پے اضافی تنخواہ دی جاتی ہے اور ایسا پچھلے کئی سالوں سے ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کے دیگر محکمہ جات میں جہاں کہیں بھی مذکورہ صورتحال تھی یا افسران کی ترقی کا بنیادی حق سلب کیا جارہا تھا اسے درست کر لیا گیا ہے اور افسران باقاعدہ سکیل 17 سے 18، 19اور20 میں ترقی پا رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ترقی کے بنیادی حق سے محروم ہونے والے مذکورہ افسران کو ان کا ترقی کا بنیادی حق سکیل 17 سے 18 دینے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (جناب کامران مائیکل):

(الف) درست ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے تاہم برائے وضاحت عرض ہے کہ حکومت پنجاب شعبہ شماریات، محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ریکروٹمنٹ رولز کی رو سے افسر شماریات کو سکیل 17 سے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر سکیل 17 میں ہی ترقی دی جاتی ہے اور ترقی پانے والے افسران صرف -/150 روپے ماہانہ بطور سپیشل پے کے مستحق ہوتے ہیں تاہم یہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بعد ازاں باقاعدہ سکیل 17 سے 18، 19 اور 20 میں ترقی پاتے ہیں۔
یہ کہنا کہ ان افسران کے ترقی کرنے کے مواقع نہیں ہیں درست نہ ہے۔

(ج) -ایضاً-

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب والا! میں عرض کرنا چاہتی ہوں، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں آپ کے حکم کے مطابق گیا اور میں نے محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ سے request کی اور وہ تشریف لے آئیں۔ میں ان کے grievances آپ تک پہنچاتا ہوں۔ Advisory Committee میں یہ بات طے شدہ ہے کہ تین منٹ ہر سوال میں دیئے جائیں گے۔ اگر اس پارٹی کا ممبر موجود نہیں ہے تو اس کا دوسرا ساتھی on his or her behalf سوال کر سکتا ہے۔ اگر اس پارٹی کے بندوں کو اعتراض نہیں تو کوئی دوسری پارٹی کا ممبر بھی وہ سوال کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کب روکا ہے؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! آپ میری گزارش سن لیں۔ Smooth running کے لئے three minutes per question کی جو شرط ہے اس کو expire نہ کیا کریں اور تین منٹ میں جتنے بھی ضمنی سوال ہو سکتے ہیں کرنے دیا کریں۔

جناب سپیکر: یہ ضروری ہے۔ جی، محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! آپ لوٹوں کو ٹائم دینے کی بجائے ممبران کو ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor ان کو دیا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب والا! جو بات میں اس وقت کرنا چاہتی تھی شاید اب ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی آپ نے مجھے ٹائم دیا لیکن اس کا اب وقت نہیں ہے۔ میں آپ سے request کرتی ہوں کہ اب اس پر بات کرنا پرانے گڑھوں کو اکھاڑنے کے مترادف ہے پھر کبھی موقع آیا تو میں بات کروں گی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب ہم Call Attention Notices کو take up کرتے ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب والا! میرا ضلع شیخوپورہ ہے۔ لاہور میں تو بہت سارے تفریحی مقامات ہیں اور خواتین کے لئے بھی ہیں لیکن ضلع شیخوپورہ میں صرف ایک لیڈیز کلب تھا جہاں پر پورے ضلع کی معزز خواتین، یہاں تک کہ DCO اور ACO کی بیگمات بھی جاتی تھیں۔ وہاں پر exhibitions ہوتی تھیں، قرآن خوانی ہوتی تھی، مختلف قسم کے functions ہوتے تھے۔ پچھلے دنوں ایم این اے جاوید لطیف صاحب جن کو اور کوئی اچھا کام تو آتا نہیں ہے۔۔۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری معزز ممبر محترمہ سامیہ امجد کو chest pain ہو رہی ہے۔ وزیر قانون صاحب اگر اجازت دے دیں تو میں اپنی تحریک ایک منٹ کے بعد پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تو اب شوکت بسراء صاحب پر ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں عرض کر رہی تھی کہ یہ لیڈیز کلب کسی سڑک پر موجود نہیں تھا لیکن جاوید لطیف صاحب نے وہ سارے کا سارا گروا دیا ہے جس کی وجہ سے وہاں پر خواتین احتجاج کر رہی ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گی کہ جاوید لطیف صاحب کو تھوڑی سی لگام ڈالیں کہ بغیر وجہ کے وہ جہاں چاہتے ہیں پنگا لے لیتے ہیں۔ اگر تو وہ کلب کسی سڑک پر ہوتا پھر تو وہ ضرور گراتے لیکن وہ کلب بالکل ایک سائیڈ پر ہے جس سے نہ تو کسی گزرنے والے کو تکلیف تھی، صرف یہ تھا کہ پورے ضلع کی خواتین مہینے میں چار دفعہ وہاں پر بیٹھتی تھیں۔ مختلف موضوعات پر بات چیت ہو جاتی تھی، وہاں پر exhibitions ہوتی تھیں، قرآن خوانی ہو

جاتی تھی لیکن جاوید لطیف صاحب نے یہ کلب کیوں گرایا ہے؟ میں اس کی وضاحت وزیر قانون صاحب سے چاہوں گی۔

جناب سپیکر: راناصاحب! وضاحت فرمادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سے پہلے تو یہ معاملہ میرے notice میں نہیں ہے، محترمہ نے جس صاحب کے بارے میں بات کی ہے میں ان سے معلوم کر کے ان کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! ایک منٹ کے لئے آ جائیں پھر چلے جانا۔ شوکت بسراء صاحب! موجود ہیں؟

معزز ممبران: On his behalf کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: On his behalf نہیں ہو سکتا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ہماری ایک خاتون faint ہو گئی ہیں، چودھری صاحب ادھر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔ میں بھی جا کر ان کو دیکھتا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔ جی، بولیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1920 بہت important ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ پنجاب میں غربت سے نیچے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ Question Hour is over now آپ یہ بات اس وقت کرتے جب وقفہ سوالات تھا۔ This is not fair. I am sorry for that اگر آپ نے ضرور بات کرنی ہی ہے تو پھر ادھر ادھر کی کوئی اور کر لیں۔ آپ ویسے کوئی بات کر لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! پھر میرے اس reference کو کارروائی سے expunge کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے جو سوال نمبر بولا ہے اسے کارروائی سے حذف کر دیا جائے تاکہ یہ پوائنٹ آف آرڈر in order ہی نہ ہو۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔ اب آپ بات کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ انجم صفدر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کی proceedings کے ایک document میں ہے کہ پنجاب میں سب سے زیادہ غربت۔۔۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! ایک منٹ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ محترمہ بڑی دیر سے بات کرنا چاہ رہی ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکر ہے کہ آپ کو بھی کسی کا احساس ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ دیکھ لیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے آپ کی بات سنی ہی نہیں ہے I could not listen you.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: آپ نے target کر لیا ہے لیکن مجھے خاموش کرانا اتنی آسان بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے، آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ میں کبھی ایسا دل میں نہیں رکھتا۔ آپ کی مرضی ہے جو بھی سوچ رکھیں لیکن میری سوچ ایسی نہیں ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کے ساتھ ہسپتال گئے ہیں لہذا ان کا یہ توجہ دلاؤ نوٹس کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اب اس کا کیا کریں، اسے dispose of کریں یا اس کے بارے میں کیا کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس take up ہو یہ اس دن کے لئے pending ہو سکتا ہے لیکن rules کے مطابق کل تک کے لئے pending نہیں ہو سکتا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ توجہ دلاؤ نوٹس کا ٹائم ہے اور میری مجبوری ہے کہ میں نے rules کے مطابق چلنا ہے۔ یہ کل کے لئے pending نہیں ہو سکتا۔ جی، محترمہ! آپ فرمائیں!

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جب راجہ ریاض صاحب اور میرے بھائی چودھری ظہیر صاحب ڈاکٹروں کے issue پر بات کر رہے تھے تو میں اس وقت ان کی بات کی تائید کرنا چاہتی تھی اور آپ کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی تھی کہ پاکستان اور بالخصوص پنجاب کے 70 فیصد لوگ جو دیہات میں رہائش پذیر ہیں وہ پہلے ہی صحت کی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں لیکن اس وقت جو ڈاکٹروں کا issue ہے کیا یہ آپ کے علم میں نہیں ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹر ملک سے باہر جا رہے ہیں اور جو باہر ڈاکٹر ہڑتالی کیمپ لگا کر بیٹھے ہیں یہ بھی ہم میں سے ہی ہیں، یہ ہمارے بچے ہیں؟۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ بات ہو چکی ہے۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں ایک منٹ بات کرنا چاہتی ہوں آپ سے استدعا ہے کہ آپ میرا مائیک بند نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! میں ایوان کی نمائندہ ہوں اور جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں اس سیٹ پر میرے والد آٹھ سال بیٹھے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ آپ میرا مائیک بند نہیں کریں گے اور مجھے بات مکمل کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس issue پر دونوں اطراف سے مکمل طور پر بات ہو چکی ہے اور اس پر کمیٹی بھی بن چکی ہے۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر!۔۔۔
جناب سپیکر: محترمہ! پلیز ایسے نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔
محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان کا مائیک کھولیں۔
جناب سپیکر: کیسے کھولیں؟ میں نے انہیں floor دیا ہے اور ان کی بات سن لی ہے۔
محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ کو جو الفاظ پسند نہ ہوں انہیں حذف کر دیں لیکن مائیک بند نہ کریں۔
جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ اس میں وکالت نہ کریں۔
محترمہ ثمینہ خاور حیات: نہیں تو جیسے وزیر اعلیٰ صاحب بھٹو صاحب کی نقل کرتے ہیں ہم بھی مائیک ادھر ادھر کریں گے۔
جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ مجھے دھمکیاں نہ دیں۔ میجر صاحب! Carry on please
میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ پنجاب اسمبلی کو دی گئی information کے مطابق اس وقت پنجاب میں سب سے زیادہ غربت جنوبی علاقوں میں پائی جاتی ہے اور اس میں سب سے زیادہ غربت جہاں لوگ below poverty line رہ رہے ہیں وہ راجن پور کے اندر رہ رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں جو غربت کا مسئلہ ہے وہ وہاں پر sense of deprivation پیدا کر رہا ہے اور ہم لوگ جو پنجاب کے center and north میں رہتے ہیں ان پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم ان کا استحصال کر رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس document میں پنجاب اسمبلی کو جو information دی گئی ہے اگر یہ اطلاع درست ہے تو پھر وہاں کے لوگ یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ان کے لئے سرائیکی صوبہ بنایا جائے۔۔۔
جناب سپیکر: میجر صاحب! بڑی مہربانی۔ چودھری صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔
میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: ہم پاکستان مسلم لیگ (ق) اور پاکستان پیپلز پارٹی سرائیکی صوبہ کی حمایت کرتے ہیں اور انشاء اللہ اگلے الیکشن میں یہ ہمارے منشور کا حصہ ہو گا لیکن میں مسلم لیگ (ن) کو یہ دعوت دوں گا کہ۔۔۔
جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی -چودھری صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔
(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات مکمل کرنے کی اجازت دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں پہلے Call Attention Notices لے لیں۔ پھر میں آپ کو floor دے دوں گا۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! پہلے مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے بات کر رہی تھیں؟

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ جلدی سے اپنی بات wind up کر لیں۔

محترمہ روبینہ شاہین وٹو: جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی کارروائی پر روزانہ کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے اور ایک ہفتے سے ڈاکٹروں کا discuss issue ہو رہا ہے لیکن میں اپنے حکومتی ممبران اور معزز بھائی رانا ثناء اللہ صاحب جو قانون کو بھی بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی روزانہ کی کارروائی پر اربوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے ان کی توجہ اس اہم issue کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ آپ آج ہی ہمیں اس پر ٹائم دیں کہ کب تک اور کتنے دنوں میں ڈاکٹروں کے مسئلے کو resolve کرتے ہیں؟ Thank you so much

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں سپیکر صاحب نے اس پر already ہاؤس کی کمیٹی بنا دی ہوئی ہے کل بھی مذاکرات ہوتے رہے ہیں اور وہ کمیٹی آج بھی مذاکرات کر رہی ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ میری گزارش سن لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان مذاکرات میں PMA کو بھی شامل کیا جائے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ میں ساتھ business بھی چلا لوں پھر سب کو floor دیتا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ کہا گیا ہے کہ اجلاس کی کارروائی چلانے پر اتنے خرچ ہوتے ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انڈیا کی پارلیمنٹ پر بھی اسی طرح کے کچھ

intellectuals جنہیں میں pseudo intellectuals کہتا ہوں نے اعتراضات اٹھائے تھے کہ پارلیمنٹ کے ایک ممبر پر اتنا خرچ ہوتا ہے، اس کی گاڑی پر اتنا خرچ ہوتا ہے، اس کو ریلوے کے vouchers ملتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ پنجاب اسمبلی یا کوئی بھی اسمبلی لوگوں کو اکٹھا کرنے کا بہت اچھا forum ہے۔ جواہر لعل نہرو جو انڈیا کے وزیراعظم رہے ہیں انہوں نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ اگر لوک سبھا کو چلانے کے لئے مجھے اپنی دھوتی بھی بیچنا پڑی تو میں بیچ دوں گا اور میں کہتا ہوں کہ India is being kept together by the choice of democracy انڈیا کو اکٹھا رکھنے کا باعث ہندی فلم، انگلش، ٹرین اور سب سے زیادہ پارلیمنٹ ہے۔ پنجاب ابھی تک ٹھیک چل رہا ہے۔ یہاں لوگ اپنے جذبات vent out کر سکتے ہیں۔ لہذا ہمارے معزز ممبران کو اس calculation میں پڑ کر ان جعلی دانشوروں کو support نہیں کرنا چاہئے کہ پنجاب اسمبلی پر اتنا خرچ ہو رہا ہے۔ یہ خرچہ پنجاب کو اکٹھا رکھنے، پنجاب کی غریب عوام کی آواز یہاں اٹھانے پر خرچ ہو رہا ہے لہذا اس پر ہمیں pseudo intellectuals کی campaign میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میری معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ہمیں ہاؤس کے decorum کا خیال رکھنا چاہئے۔ جب ایک معزز ممبر بات کر رہا ہو تو پھر دوسرے ممبران کو اپنی باری کا انتظار کرنا چاہئے۔ دیکھیں! اس ہاؤس کے اندر ہم جو روایات قائم کرتے ہیں ان کو پاکستان، پنجاب کے عوام بلکہ پوری دنیا دیکھ رہی ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب Chair بات کر رہی ہو تو معزز ممبران کو بیٹھ جانا چاہئے اس لئے آپ سب حضرات مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ Call Attention Notices کو take up کرنے کے بعد میں آپ سب کو floor دوں گا۔

آج پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 686 چودھری ظہیر الدین خان صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، چودھری صاحب!

لاہور۔ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر خاتون کی ہلاکت ودیگر تفصیلات

چودھری ظہیر الدین خان: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ مورخہ 14-مارچ2011،ایک نیوز چینل کی خبر کے مطابق ظفر علی روڈ گلبرگ لاہور میں دوران ڈکیتی ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے ایک شخص بلال کی بیوی کو نہایت بے دردی سے قتل کر دیا اور اسے شدید زخمی کر دیا جو کہ تاحال موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ اس بہیمانہ واردات پر گلبرگ کے تاجروں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیاہے کہ ملزمان کو24 گھنٹے کے اندر گرفتار کیاجائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ پولیس نے ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ بلال زاہد جو کہ محکمہ پولیس میں بطور سپاہی فرائض سرانجام دے رہا ہے اپنی بیوی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر13/14۔مارچ کی درمیانی شب رات 12 بجے کے قریب جارہا تھا کہ نامعلوم دو کس ملزمان نے اسے gun point پر روکا،سڑک کی side پر لگایا اور زیورات چھیننے لگے۔بلال زاہد کی مزاحمت پر ملزمان نے فائرنگ کر دی،ایک فائر اس کی بیوی کو لگااور دوسرا فائر بلال زاہد کے پیٹ پر لگا۔اس کی بیوی مسماۃ عروج موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی جبکہ بلال زاہد سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ واردات کے بعد ملزمان کی گرفتاری کے لئے گلبرگ کے تاجران نے احتجاج کیا۔

(ج) یہ واردات ہونے پر مقدمہ نمبر202/11 بتاریخ14-3-2011 بجرم302/394ت پ تھانہ غالب مارکیٹ درج رجسٹر ہوا جس کی تفتیش انچارج investigation کے علاوہ سی آئی اے بھی عمل میں لارہی ہے اور مضروب سے چھینے گئے موبائل فون پر آئی ایم ای آئی کے ذریعے observation لگائی جاچکی ہے۔مقدمہ ہذا میں ملوث نامعلوم ملزمان کو trace کر کے انشاء اللہ تعالیٰ جلد چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں دو ضمنی سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ street crime اور ڈکیتی کی وارداتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے بہت کم cases report ہوتے ہیں، جتنے cases report ہوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ تعداد میں یہ وارداتیں ہو رہی ہیں۔ وزیر قانون صاحب مجھے reported cases میں سے گرفتاری کی percentage بتادیں، پنجاب میں پچھلے دو ماہ کے دوران reported cases کی percentage of arrest کتنی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے جو بات پوچھی ہے یہ off hand تو میرے علم میں نہیں، میں محکمہ سے یہ information collect کر کے ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Rule-66 کے تحت آپ اسی سوال کے بارے میں ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔ آپ ماشاء اللہ خود ایک senior parliamentarian ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! رانا صاحب نے information مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور میں نے ان کی بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ ویسے Rule-66 یہ بھی کہتا ہے کہ منسٹر صاحبان ہاؤس میں تیاری کر کے آیا کریں بہر حال میں نے رانا صاحب کی بات کو تسلیم کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! Rule-66 اس بارے میں ہے کہ آپ جو توجہ دلاؤ نوٹس دیتے ہیں اس کی وضاحت کے لئے ضمنی سوال پوچھا جا سکتا ہے جبکہ آپ نے تو بالکل مختلف سوال پوچھا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کا کہا ہوا judgement اور حکم مانتا ہوں۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ پنجاب پولیس بہت سے pressures میں ہے کیا ان pressures کو off کرنے کے لئے انتظامی طور پر street crime and security کے لئے کوئی علیحدہ نظام رائج کرنے کا ارادہ ہے، کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسا منصوبہ ہے کہ ڈکیتی، قتل کی وارداتوں کی روک تھام اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے پولیس کا ایک علیحدہ segment قائم کر دیا جائے جو کہ اس چیز کا ذمہ دار ہو؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چودھری صاحب نے بڑی valid observation دی ہے۔ یہ درست ہے کہ law enforcing agency کے طور پر پولیس پر

pressures ہیں۔ ان میں سب سے بڑا pressure دہشت گردی کی وارداتوں کا ہے کیونکہ ابتدائی طور پر پولیس دہشت گردی کی counter force کے طور پر design نہیں ہوئی لیکن بد قسمتی سے ملک اس وقت دہشت گردی کا شکار ہے اور پولیس ہی وہ main front line agency ہے جو کہ دہشتگردی کے معاملے کو face کر رہی ہے اس سلسلے میں پولیس کے بہت سے جوانوں اور افسروں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور زخمی بھی ہوئے ہیں۔ پولیس پر سب سے بڑا pressure دہشت گردی کا ہے اس لئے حکومت پنجاب کے زیر غور ایک منصوبہ Counter Terrorism Department قائم کرنے کا ہے۔ یہ Counter Terrorism Department پولیس ہی کا حصہ ہو گا اور آئی جی پنجاب پولیس کے ماتحت کام کرے گا لیکن وہ دہشت گردی کے معاملات کو علیحدہ سے deal کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے معرض وجود میں آنے سے باقی پولیس usual crimes کو بہتر انداز میں کنٹرول کرنے کے قابل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب شوکت محمود بسراء صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ہماری گزارش ہے کہ اس کو take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، بسراء صاحب کی موجودگی کے بغیر یہ take up نہیں ہو سکتا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔ پریس گیلری اس میں مدعی بنی ہوئی ہے لہذا اسے take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن rules اس کی اجازت نہیں دیتے۔ جب بسراء صاحب تشریف لائیں تو وہ اس کو دوبارہ move کر دیں ہم اس کو take up کر لیں گے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: پوائنٹ آف آرڈر۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ as a special case اس کو take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ہم نے rules کو follow کرنا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ کاہلوں صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں سرگودھا ڈویژن کے ایک بہت اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ سرگودھا ڈویژن میں گزشتہ ایک ماہ سے وکلاء strike پر ہیں۔ ہفتے میں تین دن strike ہو رہی ہے جس کی وجہ سے پورے ڈویژن کے عوام بہت پریشان ہیں۔ یہ سرگودھا ڈویژن کے لوگوں کا ایک genuine مسئلہ ہے۔ یہ مطالبہ آج سے نہیں بلکہ قیام پاکستان کے وقت سے ہو رہا ہے کہ سرگودھا ڈویژن میں ہائی کورٹ کا بنچ قائم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاہلوں صاحب! میری عرض سن لیں۔ یہ بات آپ تیسری مرتبہ on the floor of the House پوائنٹ آف آرڈر پر کہہ رہے ہیں۔ ہم سب irrespective of parties اس ہاؤس کے members ہیں۔ اس ہاؤس کے decorum کا خیال رکھنا اور اس کے rules کو follow کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ بلا تخصیص پارٹی یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس ہاؤس کے rules پر عمل کریں۔ اگر آپ کا یہ مسئلہ بہت serious ہے تو اس حوالے سے کوئی تحریک التوائے کار یا قرارداد لے کر آئیں تاکہ ہاؤس کی طرف سے اس بارے میں کوئی فیصلہ ہو سکے۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر repetition کی اجازت نہیں دوں گا۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے ایک Resolution پیش کی تھی جو کہ اجلاس adjourn ہونے کی وجہ سے lapse ہو گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ دوبارہ نئی Resolution دے دیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے اور وہاں پر وکلاء ایک مہینے سے strike پر ہیں لیکن حکومت پنجاب کی طرف سے آج تک کوئی action نہیں لیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ This is no point of order. آپ اس پر کوئی تحریک التوائے کار یا قرارداد لے کر آئیں۔ جی، جتوئی صاحب!

سردار شہزادر سول خان جتوئی: جناب سپیکر! آج سے تین چار ماہ پہلے اس ایوان میں ایک معزز ممبر نے سیکرٹری کوآپریٹو کے بارے میں ایک بات کہی تھی جس پر ہمارے سپیکر صاحب نے ان کو اپنے چیمبر میں بلایا۔ چیمبر میں سیکرٹری کوآپریٹو سے بات کی گئی تو اس نے سپیکر صاحب سے وعدہ کیا کہ within three months میں آپ کا یہ کام کر دوں گا۔ تین ماہ کے بعد جب سپیکر صاحب نے

سیکرٹری کوآپریٹو سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے آگے سے کہا کہ مجھے ایک ایسے بندے نے یہ کام کرنے سے روکا ہے جسے اس ایوان نے منتخب نہیں کیا۔ اسے خیراتی منسٹر بنایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کون سے منسٹر کی بات کر رہے ہیں؟

سردار شہزاد رسول خان جتوئی: جناب سپیکر! خیراتی منسٹر جس کا نام راجہ اشفاق سرور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جتوئی صاحب! میں آپ کی تصحیح کر دوں کہ Co-operative Department تو ملک ندیم کامران صاحب کے پاس ہے، ملک ندیم کامران صاحب اس محکمہ کے وزیر ہیں۔

سردار شہزاد رسول خان جتوئی: جناب سپیکر! میں وہی بتا رہا تھا۔ میری بات تو سنی جائے۔ جس کا charge ہمارے منسٹر ندیم کامران صاحب کے پاس ہے۔ اس ایوان نے ہمارے سپیکر کو بلا مقابلہ منتخب کیا اور سیکرٹری کوآپریٹو اپنا promise بھول گئے، یہ ہمارے اس معزز ایوان کی توہین ہے لہذا سیکرٹری کوآپریٹو کو یہاں بلا کر پوچھا جائے کہ اُس نے وہ وعدہ پورا کیوں نہیں کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آپ ندیم کامران صاحب سے مل کر اس معاملے کو discuss کر لیں۔

سردار شہزادرسول خان جتوئی: یہ بات جناب سپیکر کے ساتھ اُن کے چیمبر میں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی ندیم کامران صاحب کو apprise کر دیں ناں۔ اُس کے بعد اس پر ایوان نے جو action لینا ہو گا وہ بالکل لے گا۔

سردار شہزاد رسول خان جتوئی: جناب سپیکر! سیکرٹری کوآپریٹو نے جناب سپیکر کے ساتھ جو promise کیا اُسے پورا کیوں نہیں کیا گیا؟ اُس سیکرٹری نے جناب سپیکر کے ساتھ کیا گیا promise پورا نہ کر کے اس ایوان کی تذلیل کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جتوئی صاحب! آپ ماشاء اللہ ہمارے young member ہیں، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو آپ اس پر تحریک استحقاق دے دیں کیونکہ اس پر point of order سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہونا میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ ابھی honourable minister کے ساتھ بیٹھ کر اس پر انہیں apprise کریں اس کے بعد جو مناسب ہو گا ہم اس پر کارروائی کریں گے۔ میں نے ندیم کامران صاحب سے کہہ دیا ہے، آپ اُن سے مل لیں۔ جی، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! مجھے شیخوپورہ سے ابھی فون آیا ہے اور میں نے تھوڑی دیر پہلے لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض بھی کی تھی کہ شیخوپورہ میں ایک لیڈیز کلب ہے جہاں پر اس وقت جناب جاوید لطیف صاحب باقاعدہ اسلحہ کے ساتھ موجود ہیں اور اُن کی یہ عادت ہے کہ وہ ہمیشہ اسلحہ لہراتے ہوئے سڑکوں پر گھومتے ہیں۔ انہوں نے اُس لیڈیز کلب کا تمام سامان باہر پھینکوا دیا ہے اور بلڈوزر کے ساتھ اُس کلب کی بلڈنگ کو گرا رہے ہیں۔ یہ خواتین کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے کیونکہ ضلع شیخوپورہ میں عورتوں کے اکٹھے ہو کر بیٹھنے کی صرف یہی ایک جگہ ہے تو میں لاء منسٹر صاحب سے عرض کروں گی کہ اگر اُن کے پاس اتنا ٹائم ہے تو ابھی جاوید لطیف صاحب کو فون کر دیں کہ فوری طور پر اس کلب کو گرانا بند کریں اور کم از کم خواتین پر رحم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اس لیڈیز کلب کے حوالے سے جو بات سامنے آئی ہے اس کو آپ ذرا دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی اس کے حوالے سے عرض کیا ہے کہ میں Assembly Business سے فارغ ہوتے ہی اس معاملے کو attend کرتا ہوں اور جو بھی صورتحال ہے وہ میں محترمہ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ ویسے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ کوئی آدمی privately ایک بلڈنگ کو گرانا شروع کر دے۔ وہاں پر جو بھی complications ہیں میں وہاں سے معلوم کرنے کے بعد ہی محترمہ کو بتا سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ اس پر رپورٹ منگوا لیں کیونکہ محترمہ کی apprehension ہے کہ آپ کے رابطہ کرنے سے پہلے وہ بلڈنگ کہیں گر نہ جائے تو آپ کسی کو کہہ کر وہ رپورٹ منگوا لیں۔ محترمہ! لاء منسٹر صاحب ابھی رپورٹ منگوا لیتے ہیں اور اُس پر اگر کچھ ہوگا تو وہ دیکھ لیتے ہیں۔ جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمارے پورے ملک اور خصوصاً پنجاب میں مہنگائی اور بے روزگاری کا جو عالم ہے میں اس حوالے سے آپ سے ایک request کرنا چاہتی ہوں۔ حکومت یہاں پر اتوار بازار لگاتی ہے اور اتوار بازار لوگوں کو facilitate کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ میڈیا میں بھی یہ چیز رپورٹ ہو رہی ہے اور ہمارا personal experience بھی یہی ہے کہ وہاں پر لوگوں کو بالکل غیر معیاری چیزیں مہیا کی جاتی ہیں بلکہ وہاں پر کوئی check and balance نہیں ہے۔ مارکیٹ

کمیٹیوں کے اہلکاروں، سپروائزروں یا کوآرڈینیٹروں کے نام پر لوگ وہاں جا کر بھتہ وصول کرتے ہیں۔ مفت میں سبزیاں اور پھل وہاں سے لئے جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مختلف چیزیں بیچنے کے لئے جو price list دی جاتی ہے اُس کو چیک کرنے والا کوئی نہیں ہوتا کیونکہ چیک کرنے والے وہاں پر خود facilitate ہو رہے ہوتے ہیں اور پورے ہفتے کے لئے سبزیاں، پھل اور دیگر چیزیں مفت میں اپنے گھروں کو لے کر جا رہے ہوتے ہیں تو کیا حکومت پنجاب عوام پر کوآرڈینیٹر نام کی بلا مسلط ہی رکھے گی، سستی روٹی کوآرڈینیٹر کھا گیا، فوڈ سٹیمپ کوآرڈینیٹر کھا گیا، گرین ٹریکٹر سکیم کوآرڈینیٹر کھا گیا تو کیا اب عوام کی سبزی اور دال بھی کوآرڈینیٹر کھا جائے گا، کیا یہ بھی انہی کے لئے ہے؟ تو خدا کے لئے غریب عوام کے بارے میں بھی سوچا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر اختر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ڈاکٹروں کی ہڑتال کے حوالے سے جناب سپیکر نے ایک کمیٹی بنائی تھی میں نے اُس کمیٹی کی رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کرنی تھی۔ جس دن ہماری کمیٹی کے ڈاکٹروں کے ساتھ مذاکرات ہونے تھے تو ڈاکٹر سامیہ امجد طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے چلی گئیں اور ڈاکٹر اسد اشرف بھی چلے گئے۔ صورتحال یہ ہے کہ ڈاکٹروں نے اس کمیٹی کے ساتھ مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک serious issue ہے کیونکہ ڈاکٹروں کو termination of services and show cause notices کا threat دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ڈاکٹر کافی annoyed ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ڈاکٹر cream of the Nation ہیں لہذا ہم ان کے مطالبات ہمدردی سے سنیں اور اُن کے مطالبات کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے ایک افسوس بھی ہوا ہے کہ جناب سپیکر نے دو دن پہلے ڈاکٹروں سے مذاکرات کرنے کے لئے جب اس معزز ایوان کی committee constitute کر دی تھی تو حکومتی گروپ نے ڈاکٹروں کے ساتھ معاملات طے کرنے کے لئے بالا بالا میٹنگ بھی کی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے اس مقدس ایوان کا تقدس بڑھانے کی کوشش کی ہے بلکہ انہوں نے تو اس ایوان کا تقدس پامال کرنے کی کوشش کی ہے میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اگر معاملات کو اس طرح سے چلانا ہے تو بے شک آئندہ کمیٹیاں نہ بنائی جائیں۔ ہم یہاں پر کمیٹیوں میں بے عزت ہونے کے لئے نہیں آئے بلکہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس Chair کا فرض بنتا ہے کہ اس معاملے کا نوٹس لے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حکومت اپنے طور پر بھی احتجاج کرنے والے لوگوں سے اُن کے مطالبات کے حل کے لئے مذاکرات کرتی ہے اور اُس سے سپیکر یا اس معزز ایوان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ معزز ممبران کے کہنے پر جناب سپیکر نے House کی یہ committee form کی تھی تو اگر ڈاکٹروں نے House کی کمیٹی کے ساتھ بیٹھنے سے انکار کر دیا ہے تو آپ خود اس کے متعلق بتادیں کہ اب کیا کرنا چاہئے؟

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی بات مانتا ہوں لیکن پرسوں جب ایک committee constitute ہو گئی تھی تو پھر ڈاکٹروں کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لئے اُس کمیٹی کو بھی شامل کرنا چاہئے تھا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس معزز ایوان کی بڑی insult ہے۔ آپ اس معاملے کو اگر ٹھنڈے دل سے سوچیں تو یہ کوئی عام معاملہ نہیں ہوا کہ آپ کسی کو مذاکرات کرنے کے لئے کہیں اور پھر بالا بالا معاملات کو طے کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے کل فرمایا تھا کہ لاء منسٹر MDA کے معاملے کے حوالے سے آج جواب دیں گے۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں اس معاملے کو بھی take up کرتا ہوں۔ ابھی کچھ اور بھی point of orders ہیں لیکن ہم اس کے ساتھ ساتھ Assembly Business بھی چلاتے ہیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ سب سے پہلی تحریک استحقاق نمبر 9 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

ڈی او (آر) لاہور کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

محترمہ ثمینہ خاور حیات: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 19-جنوری 2011 کو مفاد عامہ کے حوالے سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں مسٹر ذوالفقار گھمن ڈی او (آر) لاہور سے ٹیلی فون پر بات کی اور میں نے اپنا تعارف کروانے کے بعد موصوف آفیسر کو لوگوں کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا، جن سے وہ برسوں سے دوچار تھے جن میں زمینوں کے انتقال اور رجسٹری وغیرہ اور بالخصوص مسٹر لطیف خان کے بارے میں بتایا کہ اس کی زمین

سبزی منڈی بادامی باغ لاہور میں واقع ہے۔ مارکیٹ کمیٹی اور آپ کا دفتر قبضہ کرانے میں آڑے آ رہا ہے، آپ اس غریب شخص کی مدد کریں۔ اس شخص نے کہا ہے کہ وہ خود کشی کرنے پر مجبور ہو گیا ہے لہذا آپ اس مسئلے کے حل کے بارے میں کچھ کریں تاکہ یہ شخص اس پر کوئی انتہائی قدم نہ اٹھا پائے اور میں نے اس مسئلے کے حل کے بارے میں کہا۔ موصوف آفیسر مسئلہ کے حل کے بارے میں ہاں یا نہ میں جواب دینے کی بجائے مجھ پر سیخ پا ہو گیا اور انتہائی توہین آمیز لہجے میں کہنے لگا کہ آپ کون ہوتی ہیں لوگوں کی ہمدرد ایم پی اے، جو میرا دل چاہے گا میں وہی کروں گا اور میں نے یہاں پر کئی ایم پی اے دیکھے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی آپ کا تعلق اپوزیشن جماعت سے ہے اور آپ کون سا الیکشن لڑ کر آئی ہو، آپ صرف ایک مخصوص نشست پر آئی ہو۔ میں تو الیکشن جیت کر آنے والے کسی مرد ایم پی اے خواہ وہ حکومتی پارٹی سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو اس کی بھی کبھی بات نہیں سنی۔ آپ کی بات کیسے سن لوں، وہ بھی ایک اپوزیشن سے تعلق رکھنے والی خاتون ایم پی اے کی؟ اس پر میں نے موصوف آفیسر سے کہا کہ میں ایک معزز ایوان کی ممبر اسمبلی ہوں اور مجھے آئین پاکستان کے آرٹیکل 51 کے تحت ایم پی اے منتخب کیا گیا ہے اور صوبائی اسمبلی پنجاب کے استحقاقات ایکٹ کے تحت وہ تمام حقوق اور استحقاقات دیئے گئے ہیں جو ایک براہ راست الیکشن لڑ کر آنے والے ایم پی اے کو حاصل ہیں۔ آپ ایک ایم پی اے کا استحقاق کیسے مجروح کر سکتے ہیں اور ان سے اس کا آئینی حق اور رتبہ چھین سکتے ہیں؟ موصوف آفیسر مجھے مدلل جواب دینے کی بجائے آپے سے باہر ہو گیا اور مجھے ناشائستہ زبان میں دھمکیاں دینے لگا اور کرخت لہجے میں کہنے لگا، جاؤ آپ سے جو کچھ ہوتا ہے کر لو، میں نے آپ جیسے کئی ایم پی اے دیکھے ہوئے ہیں۔ آپ اسمبلی میں تمام خواتین ایم پی ایز اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتیں اور نہ ہی اب تک اپنا حق لے سکی ہیں اور ہم جیسے بیوروکریٹ پر رعب جمانے آ گئی ہو۔ جاؤ اپنی نصیحت اپنے پاس رکھو اور آئندہ سے کسی بھی طرح لوگوں کے مسائل کی بات نہ کرنا اور یہ کہتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔

جناب سپیکر! میں بھی اس معزز ایوان کی ممبر ہوں اور لوگ اپنے مختلف نوعیت کے مسائل لے کر ہمارے پاس آتے ہیں اور ان کے حل کے لئے بیوروکریٹس اور افسران سے ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ کرنا پڑتا ہے لیکن اگر کوئی سرکاری آفیسر ایم پی اے کی نشاندہی پر اسے حل کرنے کی بجائے الٹا ایم پی اے کے ساتھ توہین اور ہتک آمیز روّیہ اپنائے تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ موصوف آفیسر نے اپنے سرکاری عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں کے مسائل حل کرنے سے چشم پوشی اختیار کی اور اس کی نشاندہی پر ایم پی اے کے ساتھ توہین آمیز روّیہ اختیار کیا اور اس کے آئینی حق کو پامال کیا جس کی وجہ

سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا مجھے اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کوئی short statement دینا چاہتی ہیں تو دے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں نے ان کی اتنی ہتک آمیز باتیں سنیں تو میں دل برداشتہ ہو کر یہی سوچتی رہی کہ ظاہر ہے کہ bureaucrats وہی باتیں کریں گے جو اسمبلی میں بیٹھے ہوئے مرد ممبران کرتے ہیں کہ یہ مخصوص نشستوں اور خیراتی نشستوں پر آئی ہوئی عورتیں ہیں۔آپ دیکھیں کہ جب اس طرح کے الفاظ اسمبلی میں بولے جائیں گے تو پھر باہر bureaucrats بھی اسی طرح کی باتیں کریں گے کیونکہ یہ افسر شاہی کی انگلیوں پر ہی چل رہے ہوتے ہیں۔ ہمارا باہر کیا impression ہوگا یہ اس کا جواب دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق نمبر 9/2011 ہے۔ آپ اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 9/2011 مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔اب تحریک استحقاق نمبر 10/2011 لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان صاحب کی ہے۔کرنل صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

کسٹم کلکٹر اپیل کراچی کا معزز ممبر اسمبلی کا فون نہ سننا

LT COL (RETD) MUHAMMAD SHABBIR AWAN: I hereby give notice of a Privilege Motion which requires immediate intervention of the Assembly. The matter is that on 12 March 2011 I called Mr Shaukat Ali, Collector Customs Appeal posted at Karachi. I wanted to request him to consider a legitimate case put before him regarding a car of my friend. The Exemption Certificate of the said car had already been issued by Ministry of Foreign Affairs. On connecting the call I requested him to consider the case on merit. He said I do not care about any parliamentarian and will not even consider the case. Without even

listening to my reasoning he banged the telephone. He was very insolent and displayed a total conduct unbecoming of an officer.

Therefore, it is requested that notice of Privilege Motion may be held in order and be referred to the Committee on Privileges for consideration and report.

جناب سپیکر! اصل میں حقیقت یہ ہے کہ ایک پرانی Crown گاڑی ہمارے کوئٹہ کے عزیز who has been a Minister in previous Government کی ہے۔ انھوں نے Exemption Certificate لے کر ان کے پاس تمام legal documents کے ساتھ case جمع کرایا ہے۔ اس میں اندر کی بات یہ ہے کہ انھوں نے جو وکیل hire کیا ہوا ہے۔ He is the tout of those custom's people. وہ ان سے پانچ لاکھ روپے رشوت مانگ رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ گاڑی ہی پانچ لاکھ روپے کی ہے تو میں کیسے اسے پانچ لاکھ روپے دوں۔ میں نے اسے call کیا تو اس کا روّیہ انتہائی نامناسب تھا اس لئے میری درخواست ہے کہ میری تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق آج ہی موصول ہوئی ہے۔ یہ وفاقی محکمہ سے متعلق ہے اور اس کے جوابات ویسے موصول نہیں ہوتے۔ آپ اسے دیکھ لیں کہ اگر آپ نے جواب کے لئے وقت دینا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک استحقاق بھی مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔ اب تحریک استحقاق نمبر 2011/11 جناب اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے۔ کاہلوں صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

ٹی ایم او اور ایڈمنسٹریٹر سرگودھا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 13-مارچ 2011 کو مفاد عامہ کے حوالے سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں TMO تحصیل سرگودھا کو ملنے گیا۔ پہلے تو آفیسر موصوف نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا، جب ملاقات

ہوئی تو میں نے اپنے حلقہ میں سیوریج سسٹم اور صفائی کی بہتر صورتحال اور چند دیگر امور کی نشاندہی کی تو آفیسر موصوف نے میری بات کو توجہ سے نہ سنا اور میری بات سنی اَن سنی کر دی اور بعد میں مجھے فرمانے لگے کہ یہ میرا کام نہیں ہے اور تلخ لہجہ میں کہا جاؤ اور جا کر ایڈمنسٹریٹر سے بات کرو۔ میں نے آفیسر موصوف سے کہا کہ آپ کا ایک عوامی نمائندے کے ساتھ اس لہجہ میں بات کرنا درست نہ ہے اس پر آفیسر موصوف سیخ پا ہو گئے اور مزید ہتک آمیز لہجہ اختیار کر لیا۔ اس کے باوجود بہر حال میں ایڈمنسٹریٹر تحصیل سرگودھا سے ملاقات کے لئے پہنچا تو اُن کا روّیہ بھی TMO موصوف کے روّیہ کے عین مطابق تھا۔ اس کے بعد میں نے ان دونوں افسران سے متعدد بار ٹیلی فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن میں اپنی پوری کوشش کے باوجود بُری طرح ناکام ہوا۔ ان دونوں افسران کا ایک عوامی نمائندے کے ساتھ یہ ہتک آمیز روّیہ اور تلخ لہجہ اور فون پر میری بات نہ سننا، اُن کے اس روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق آج ہی موصول ہوئی ہے۔ آپ اس کو Monday تک pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک استحقاق Monday تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 12 چودھری محمد طارق گجر صاحب کی ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس تحریک استحقاق کو 21-مارچ 2011 بروز سوموار تک ملتوی کر دیا جائے اس لئے یہ تحریک استحقاق 21-مارچ 2011 تک ملتوی کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 13/2011 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے۔ محترمہ! آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

وزیر قانون پنجاب کا قائد حزب اختلاف کے ممبران کو بُرے ناموں سے پُکارنا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ دنیا و دیگر ٹی وی چینلز پر وزیر قانون پنجاب کی طرف سے یہ خبر چلتی رہی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) والے دونوں پارٹیوں کے ممبران اسمبلی گندے

انڈے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہت اچھا ہوا کہ ان سے ہماری جان چھوٹ گئی۔ اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا وزیر قانون کے عہدہ کے شایان شان نہیں ہے۔ وزیر قانون پنجاب کی طرف سے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) کے ممبران پنجاب اسمبلی کو گندے انڈے کہنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ میں ہمیشہ سیاست میں ذاتیات کے خلاف رہی ہوں۔ میں خاص طور پر یہ کہتی ہوں کہ بات کرتے ہوئے ایک مہذب آدمی کا جو شیوہ ہوتا ہے اس کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب۔۔۔ نہیں، sorry رانا ثناء اللہ صاحب۔ یہ جیسے کل میرا نام بھول گئے تھے آج میں بھی ان کا نام بھول گئی۔ انھوں نے اس دن جو statement دی ہے کہ یہ سارے گندے انڈے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کر کے اگر انھوں نے گندے انڈوں کی list بنانی ہے اور یہ check کرنا ہے کہ کون سا گندہ انڈا کس وقت گندہ ہوا اور وہ کہاں کہاں گندہ ہوا تو پھر اس کی list بھی دی جا سکتی ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ انھوں نے جو غلط زبان استعمال کی ہے اس سے نہ صرف اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ وزیر قانون پنجاب کے عہدے کی بھی defamation ہوئی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ میری تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

اس وقت ہاؤس میں 120 ممبرز موجود ہیں، کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 981/10 محترمہ سیمل کامران، سیدہ ماجدہ زیدی اور محترمہ قمر عامر چودھری نے move کی تھی جو pending کی گئی تھی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کرنی تھی کہ کورم point out کرنا ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے اور کورم پورا کرنا حکومت کی responsibility ہے۔ اگر یہ اپنی responsibility پوری نہیں کر سکتے تو They have no right کہ وہ مجھے کورم point out کرنے کی میری آئینی ذمہ داری کو ادا کرنے سے روکیں۔ اگر یہ ہاؤس میں آتے ہیں تو ہاؤس کے اندر رہا کریں اور باہر جا کر چائے وغیرہ نہ پیا کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تمام ممبران تشریف رکھیں۔ Order in the House جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 981 کا جواب یوں ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 24۔دسمبر 2010 کی خبر کے مطابق۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ باہر بیٹھ کر چائے پی رہے ہوتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہیں چُپ کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House بس کریں۔

لاہور میں سٹیزن کمیونٹی کے فنڈ سے بنائے گئے بس شیلٹروں کی خراب حالت سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مالی سال 07-2006 میں سہولت CCB-1 and 2 کے ذریعے لاہور میں بس سٹاپوں پر بس شیلٹر بنوائے جن کی تعداد پچاس ہے اور فی بس شیلٹر پر مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے کے اخراجات ہوئے۔ سہولت CCB-1 and 2 کی کاپیاں ساتھ لف ہیں۔ بس شیلٹر بنوانے کے تخمینہ لاگت میں الیکٹرک کولر شامل نہ تھے۔ تمام بس شیلٹر اپنی جگہ پر موجود ہیں اور اب اُن کی دیکھ بھال کی ذمہ داری لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! معزز لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ کاپیاں لف ہیں لیکن کہاں پر لف ہیں، ابھی میرے مانگنے پر تحریک التوائے کار کی کاپی مجھے ملی ہے تو میں وہ کاپیاں کہاں سے دیکھ سکتی ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاپیاں کہاں ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہاں پر یہ attitude ہے کہ وہ کاپیاں ہی گم ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا جواب تحریری نہیں دینا ہوتا بلکہ اسے پڑھنا ہوتا ہے۔ اگر یہ اس کی تحریری کاپی چاہتی ہیں تو میں ان کو مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ جواب کی بات نہیں کر رہیں بلکہ آپ نے کہا ہے کہ کاپیاں جواب کے ساتھ لف ہیں، اُن کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جواب کے ساتھ وہ کاپیاں لف ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ جب اُن سے کہیں گی تو ساری کاپیاں مل جائیں گی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ میرے لئے ہمیشہ سے role model تھے، آج بھی ہیں اور اُن کی کہی ہوئی بات میں دل سے سنتی ہوں۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ کاپیاں جواب کے ساتھ لف ہیں۔ اگر وہ کاپیاں صرف میرے لئے ہی ہیں تو اس کا مجھے کیا فائدہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلی بات یہ ہے کہ اس کو provide کرنا ان کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ انہوں نے صرف پڑھ کر سنانا ہوتا ہے اور وہ پڑھ کر سنا چکے ہیں۔ اگر آپ کو کاپی چاہئے تو اُن سے لے لیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر پڑھ کر سنانا ان کی responsibility ہے تو وہ تمام کاپیاں جو جواب کے ساتھ لف ہیں وہ پڑھ کر سنائیں۔ صرف یہ کہہ دینا کہ لف ہیں اور اپنے پاس رکھ لینا تو پھر یہ issue dead کرنے والی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پتا ہے کہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں بحث نہیں کر رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ کی اس جواب سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر آپ اُن سے مل کر کاپی لے لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیم، شیم" کی آوازیں لگائی گئیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House, order in the House.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ چمچیاں اور یہ چمچے بیٹھ جائیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is no way. Order in the House. This is wrong.

پلیز! decorum کا خیال رکھیں۔ اب یہاں پر کوئی اس طرح کی بات نہ کرے۔ اس ہاؤس میں آپ سب کو پورا پنجاب بلکہ پورا پاکستان دیکھ رہا ہے، آپ لوگ کیا message دینا چاہ رہے ہیں؟ یہاں پر سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بچے آ کر دیکھ رہے ہیں تو آپ اُن کو یہ message دے رہے ہیں کہ آپ کس طرح کا ہاؤس conduct کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر
صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے
متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے فرمایا کہ پوری قوم دیکھ رہی ہے تو میں آپ کے انہی ارشادات پر مسلم لیگ (ن) اور ان کی قیادت سے گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے اس قوم پر رحم کھائیں۔ ڈاکٹر، اساتذہ، طلباء اور مریضوں سمیت ہر طبقہ اس وقت سڑکوں پر ہے لیکن خصوصاً آج ڈاکٹر صوبہ بھر کے ہر شہر میں گرمی میں سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے صبح بھی اس پر بات کی لیکن یہ "ناراض" پارٹی کسی کی بات سنتی ہے نہ ماننے کے لئے تیار ہے۔ انہیں صرف ایک ہی ہے کہ "ایس، ایس، ایس" اس طرح کام نہیں چلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس ناراض پارٹی کی اے این پی کے ساتھ نہیں بنتی، ایم کیو ایم کے ساتھ نہیں بنتی، مولانا فضل الرحمٰن سے نہیں بنتی، جماعت اسلامی کے ساتھ ان کی نہیں بنتی، مسلم لیگ (ق) سے ان کی نہیں بنتی۔ (شیم، شیم)

جناب ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن لیڈر بات کر رہے ہیں تو آپ ان کی بات سنیں، یہ کیا کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): عمران خان کے ساتھ ان کی نہیں بنتی اور پاکستان پیپلز پارٹی انہیں پسند نہیں۔ یہ کوئی علیحدہ مخلوق ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے قسم اٹھائی ہوئی ہے لیکن میں اپنے ان بھائیوں کو سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ ہم تو آزاد ہو گئے ہیں اور خاص طور پر وزراء پر جتنا بوجھ ہے اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ میں یہ بات چیلنج سے کہتا ہوں کہ ان کے سیکرٹری ان کے فون نہیں سنتے، وہ انہیں میٹنگ میں نہیں بلاتے اور department کی کسی قسم---

محترمہ جوئس روفن جولیئس: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی طرف سے محترمہ سیمل کامران
اور محترمہ ثمینہ خاور حیات نے "لوٹی، لوٹی" کے نعرے لگائے)

جناب ڈپٹی سپیکر: This is no way! اپوزیشن لیڈر کی تقریر کے دوران آپ کا یہ روّیہ ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ناراض پارٹی سیاسی جماعتوں سے ناراضگی ضرور کرے لیکن پنجاب کے محکموں سے وابستہ لوگوں سے ناراضگی کسی طور پر۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ ثمینہ خاور حیات نے محترمہ جوئس روفن جولیئس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے گھر کا خرچہ چودھری مونس الٰہی دیتے تھے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ یہ کیا کر رہی ہیں اور کیا آپ اس معزز ایوان میں ذاتیات discuss کرنے آئی ہیں؟ This is wrong آپ پالیسی پر بات کریں۔ اس ایوان میں تمام معزز ممبران کی عزت کرنا ہمارا کام ہے۔

(اذان ظہر)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ناراض لیگ نے صوبائی محکموں سے ناراضگی اختیار کی ہوئی ہے حالانکہ ان سے بات چیت کرنا اور ان سے معاملات طے کرنا ان کے فرض میں شامل ہے۔ یہ ڈاکٹروں سے ناراض ہو گئے ہیں، ٹھیک ہے میاں صاحب لندن اپنا چیک اپ کرانے چلے گئے ہیں تو کیا آٹھ کروڑ عوام لندن چیک اپ کرانے جائیں گے، ہمیں بتائیں کہ ناراض لیگ آخر کیا کرنا چاہتی ہے؟ ہر صوبائی محکمے سے یہ ناراض ہیں اور صرف ایک غنڈہ سیکرٹری صحت جو کہ رشوت خور ہے، محکمہ صحت میں غنڈہ گردی کر رہا ہے، اسے خوش کرنے کے لئے کیونکہ وہ ان سب سے بھاری ہے اور وہ وزیر اعلیٰ صاحب کی آنکھ کا تارا اور ان کا بہت بڑا چمچہ ہے، اس نے پورے محکمہ کو یرغمال بنایا ہوا ہے لیکن ہم یہ نہیں ہونے دیں گے۔ آج یہ اپوزیشن ڈاکٹروں کے حق میں پورے دن کے لئے واک آؤٹ کا اعلان کرتی ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف کی قیادت میں معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! باہر ایپکا کا کوئی جلوس آیا ہوا ہے تو ملک محمد اقبال چنڑ اور حاجی احسان الدین قریشی صاحب کو ان کے ساتھ مذاکرات کے لئے بھیجا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محکمہ صحت کی ہڑتال پر ڈاکٹروں کے ساتھ مذاکرات کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا کل شام 90 شاہراہ پر ساڑھے پانچ بجے اجلاس ہوا۔ اس کمیٹی کا میں بھی ممبر ہوں جبکہ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب chair کر رہے ہیں۔ کل تین گھنٹے تک مذاکرات ہوئے جن میں ہمارے بھائی اور ینگ ڈاکٹر صاحبان سے کہا

گیا کہ آپ جو مطالبہ کر رہے ہیں اس کا financial burden تقریباً 26 سے 38۔ارب روپے کے درمیان بنتا ہے اور کسی بھی بجٹ میں یہ گنجائش نہیں ہوتی کہ آناً فاناً آخر میں آکر اتنی space ہو اس لئے آپ مہربانی کر کے اپنی ہڑتال کو ختم کریں۔ مسیحائی آپ کا پیشہ ہے اور آپ مریضوں کو تکلیف نہ دیں بلکہ اپنے فرائض پیغمبری کو ادا کرتے ہوئے لوگوں کا علاج معالجہ کریں اور غریب لوگوں کو اس سہولت سے محروم نہ کریں۔ اگلے بجٹ میں آپ کے مطالبے کی حد تک تو شاید تنخواہ نہ بڑھائی جا سکے لیکن ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ آپ کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ اب اس کے باوجود وہ اسی مطالبے کی آڑ میں اگر سیاست کر رہے ہیں یا کچھ لوگ انہیں جا کر کہہ رہے ہیں کہ جب تک اجلاس ہو رہا ہے اس وقت تک آپ کسی بات کو نہ مانیں اور روز یہاں پر آ جایا کریں تو وہ ایک علیحدہ بات ہے۔ میں اب بھی on the floor of the House ینگ ڈاکٹر صاحبان سے request کرتا ہوں کہ ان کے مطالبے کو تسلیم کر لیا گیا ہے اس لئے اس معاملے کو سیاسی طور پر خراب نہ کریں۔ باقی جو محترم اپوزیشن لیڈر نے بات کی ہے اور میری جماعت کو انہوں نے بار بار ناراضگی کا طعنہ دیا ہے میری اُن کی خدمت میں یہی گزارش ہے کہ ہم سے بار بار ایم کیو ایم کے پاؤں نہیں پکڑے جاتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے پاس دو پگڑیاں نہیں ہیں کہ ایک اپنے سر پر رکھیں اور دوسری لوگوں کے پاؤں میں رکھنے کے لئے ہو۔ ہر روز جا کر کسی نہ کسی کی منت کریں۔ ہم نے اصولی سیاست کرنی ہے۔ راجہ صاحب کہتے ہیں کہ "پتا نہیں یہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟" ہم اس ملک سے کرپشن کا خاتمہ چاہتے ہیں، ہم اس ملک سے لوٹ مار کا خاتمہ چاہتے ہیں اور ہم یہ انشاء اللہ کر کے رہیں گے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو باہر ینگ ڈاکٹر آئے ہیں اگر آپ معزز ہاؤس سے کچھ ممبران کو بھیجنا چاہتے ہیں، بے شک ان کو بھیج دیں اور ان ڈاکٹروں کو بلا لیں۔ میں اُن کے ساتھ بیٹھ کر انہیں بتاؤں گا کہ آپ کے لئے کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ کل رات بھی آپ کے leaders سے بات ہوئی ہے اور آج بھی آپ ہمارے ساتھ بات کریں۔ آپ کے مطالبات کو جب ہم نے پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے تو آپ ہم پر اعتماد کریں۔ اب آپ ہاؤس کے بزنس کو آگے بڑھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! وہ کمیٹی تو سپیکر صاحب نے already بنا دی ہوئی ہے اور وہ کمیٹی ملنے بھی گئی ہے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ اس وقت "آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن" کا جلوس باہر آیا ہوا ہے اس لئے ان کے ساتھ مذاکرات کے لئے چنڑ صاحب اور قریشی صاحب تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد اقبال چنڑ اور حاجی احسان الدین قریشی "ایپکا" کے جلوس
سے مذاکرات کرنے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ بات بھی on record لانا چاہتا ہوں کہ ایک زمانہ تھا کہ لوگوں کو اپنے مطالبات پر احتجاج کرنے کے لئے مال روڈ کے قریب سے بھی گزرنا مشکل تھا۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ یہاں سے معزز ممبران اسمبلی نے ایک اظہار یکجہتی کے لئے ہائی کورٹ بار جانا تھا تو اُس وقت ہمیں بھی یہ کہا گیا تھا کہ آپ جلوس کی شکل میں مال روڈ پر سے نہیں جا سکتے بلکہ آپ اِدھر اُدھر سے کوئی دوسرا راستہ اختیار کریں۔ آج جمہوری دور ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہر فرد کا احتجاج اُس کا جمہوری حق ہے بشرطیکہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے۔ اگر آج مختلف طبقات کے 62 سالوں سے مسائل ہیں جن کو آمریت کی وجہ سے اور اس ملک میں غیر جمہوریت ادوار کی وجہ سے address نہیں کیا گیا۔ اگر وہ طبقات اپنا احتجاج کرتے ہیں اور خاص طور پر اس موقع پر جب اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت کا حسن ہے۔ ہمیں قطعی طور پر ناراض ہونے کی ضرورت ہے اور نہ ہی ہم اس چیز کو بُرا محسوس کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جو لوگ اپنے مطالبات کے لئے احتجاج کر رہے ہیں ان کا احتجاج ہمارے سر آنکھوں پر لیکن ان سے یہی گزارش ہے کہ وہ violence نہ کریں۔ وہ اپنے مطالبات کو بڑے زور اور ہمت سے سامنے لائیں۔ جب کوئی احتجاج کرے گا اور اپنے مطالبات کو سامنے رکھے گا تو پھر ہی ان کا حل نکلے گا۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کی طرف واپس آتے ہیں۔ میاں طارق محمود صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 2/11 ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے، رانا صاحب! اس کا جواب آ چکا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے لیکن اس کا جواب کافی تفصیل سے ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ معزز محرک اس کو بیٹھ کر دیکھ لیں، discuss کر لیں اور پھر اس کو take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طارق صاحب! آپ پہلے اس کو پڑھ لیں، اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 4/11 محترمہ زوبیہ رُباب ملک کی ہے۔ وہ NDC کورس پر گئی ہوئی ہیں لہذا یہ اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 5/11 بھی انہی کی

ہے یہ بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر23/11 move ہو چکی ہے اور pending کی گئی تھی، یہ سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، سیدہ ماجدہ زیدی اور محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے تھی، تینوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر48/11 سردار خالد سلیم بھٹی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر45/11 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ سیمل کامران اور محترمہ حمیرا اویس شاہد کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 46/11 چودھری ظہیر الدین خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ ثمینہ خاور حیات اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر51/11 حمیرا اویس شاہد، محسن لغاری صاحب کی ہے، ان کی درخواست آئی ہے کہ اس کو 21۔تاریخ تک کے لئے pending کیا جائے لہذا یہ 21۔ تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 52/11 محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی اور سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر66/11 ڈاکٹر فائزہ اصغر، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ ثمینہ خاور حیات اور محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 67/11 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ آمنہ الفت، محترمہ ثمینہ خاور حیات اور ڈاکٹر سامیہ امجد کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر68/11 محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ حمیرا اویس شاہد اور سیدہ ماجدہ زیدی کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 69/11 محترمہ سیمل کامران کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر76/11 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 114/11 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے تحریک التوائے کار نمبر117 پڑھ لینے دیں تو مہربانی ہوگی کیونکہ وہ زیادہ important ہے۔ یہ بھی میری ہی تحریک التوائے کار ہے جو بہت عرصے سے pending چلی آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ تحریک التوائے کار نمبر 117 پہلے پڑھ لیں۔

محکمہ ہوم کے زیر نگرانی تشکیل پانے والی فرانزک سائنس ایجنسی کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی مختلف مدات میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب میں Forensic Science Agency جس کا قیام ہوم ڈیپارٹمنٹ کے تحت تشکیل دیا گیا۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق Forensic Science Agency کے پراجیکٹ ڈائریکٹر نے زیادہ تر خریداریاں جن کی مالیت تقریباً 50 کروڑ روپے ہے single quotation کی بنیاد پر کیں اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے دو ایسی خواتین Forensic Scientists بھرتی کیں جو حاملہ تھیں اور ان کو جان بوجھ کر پندرہ لاکھ روپے لے کر امریکہ ٹریننگ کے لئے بھیجا۔ ان میں سے ایک خاتون حمیرا شفیع نے landing کے کچھ دن بعد ہی امریکہ میں بچے کو جنم دیا تاکہ امریکی شہریت حاصل ہو سکے اور یہ سارا ڈرامہ حکومت پنجاب کو 40 ہزار ڈالر نقد، 15 سو ڈالر ماہوار وظیفہ کے ساتھ ساتھ 80 ہزار روپے ماہانہ میں مسلسل پڑ رہا ہے۔ حمیرا شفیع کی محکمے میں induction بھی قطعی غیر قانونی کی گئی تھی کیونکہ اشتہار میں دی گئی تعلیمی اہلیت کے مطابق امیدواروں کا D-Pharmacy ہونا ضروری تھا جبکہ محترمہ B-Pharmacy ہیں۔ ہائیر ایجوکیشن کمیشن دونوں ڈگریوں کو برابر تسلیم نہیں کرتا کیونکہ B-Pharmacy چار سالہ کورس ہے جبکہ D-Pharmacy پانچ سالہ کورس ہے۔ دوسری خاتون جن کا نام نور فاطمہ ہے کو امریکہ سے امریکی حکام نے ٹریننگ کے دوران ہی اس لئے واپس بھیج دیا کہ وہ بھی امید سے تھیں۔ امریکی حکام ایک مزید شہریت دینے پر رضامند نہ تھے لیکن حکومت پنجاب کو 40 ہزار ڈالر اور 80 ہزار روپیہ دینا پڑا اور ملک کی بدنامی علیحدہ ہوئی۔ تقریباً تیس Forensic Scientist اسّی ہزار روپے ماہوار پر رکھے گئے اور میرٹ کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔ ان تمام تیس Forensic Scientists کی بھرتی میں خفیہ ہاتھ کوئی ڈھکی چھپی بات نہ ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھی عضو معطل سمجھا گیا۔ ایک اور المیہ یہ بھی ہے کہ ان Forensic Scientists کو بلڈنگ کی تعمیر سے پہلے ہی بھرتی کیا گیا اور اب ان کو پندرہ ماہ گزر چکے ہیں۔ سادہ الفاظ میں 24 لاکھ روپیہ ماہانہ ان کو ادا کیا جا رہا ہے اور اب تک ان کو تقریباً 4 کروڑ روپیہ دیا جا چکا ہے۔ Forensic Science Laboratory جو

ٹھوکر نیاز بیگ پر زیر تعمیر ہے کاcovered area ڈیڑھ لاکھ سکیئر فٹ ہے اور اس کا ٹھیکہ -/6000 روپے per sq ftکے حساب سے دیا گیا ہے جس میں سیدھا سیدھا حکومت کو 750 ملین روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ایک اور حیرت ناک کارنامہ یہ ہے کہ 3 ملین ڈالر جو تقریباً 26 کروڑ روپے بنتے ہیں صرف softwareکی خریداری کے لئے دیا گیا ہے جو نہ صرف ناقابل یقین ہے اور اس کی خریداری سے پہلے ملک میں انتہائی جدید software مہیا کرنے والے اداروں سے بھی کوئی معلومات نہ لی گئی ہیں۔ اے کیو خان کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری، شوکت خانم لیبارٹری، آغا خان لیبارٹری، پی سی ایس آئی آر اور آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ تمام ملک میں تیار کردہ software سے چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے صرف یہ add کرنا چاہوں گا کہ تمام بنکنگ چینل بھی انہی سے softwareلے رہے ہیں یہ بھی واضح ہو کہ ان غیر ملکی softwareکی regular maintenance پر بھی سوگنا زیادہ خرچ آئے گا اور محتاجی علیحدہ رہے گی لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو تحریک محترم شیخ علاؤالدین صاحب نے پیش کی ہے یہ بڑی well-foundedہے، اس کا جواب میں نے دیکھا ہے اور میں بھی اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کی preliminary inquiry جو ہے وہ Anticorruption Departmentسے کروا لیتے ہیں یا اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو تین یا پانچ معزز ممبران کی کمیٹی بنا دیں، اس معاملے کو in detail probeکر لے تاکہ جو صحیح صورتحال ہے وہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہو اور اس کے بعد جو اقدام ہاؤس recommend کرے گا انشاء اللہ گورنمنٹ اس پر عمل کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ حکومت پنجاب کا بڑا انقلابی قدم ہے اگر اس پر اس طرح کی embezzlementہو رہی ہے تو اس ہاؤس کا فرض ہے کہ اس کو دیکھے، اس پر میں پانچ رکنی کمیٹی بنا کر announceکر دوں گا اس کے بعد پھر ہم اس پر بات کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب نے ایک اچھی چیز کی نشاندہی کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ صاحب! میں کل تک اس پر کمیٹی بنا کر لاء منسٹر صاحب کو بتادوں گا، یہ تو لازمی بات ہے کہ آپ بھی اس میں شامل ہوں گے اور وہ کمیٹی اس معاملے کا مکمل طور پر جائزہ لے کر اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ اور لاء منسٹر صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کیونکہ یہ انتہائی اہم قومی معاملہ ہے ان کی وجہ سے جو ملک کا حال ہو رہا ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں، اس کے ساتھ ہاؤس کا بھی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بھی اس کو توجہ سے سنا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب تحریک التوائے کار کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جاپان میں جو تباہی ہوئی ہے اس پر جتنا بھی اللہ کا خوف یاد کریں وہ کم ہے جاپان بہت بڑا ڈونر ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم شیخ صاحب سے گزارش کروں گا کہ یقیناً وہ جس مسئلہ پر بات کرنے جا رہے ہیں یہ واقعی انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ اس پر Resolution لے آئیں اور اتنی دیر میں ہم یہ سرکاری بزنس take up کر لیتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں ایک منٹ کی بات ہے وہ جلد ختم کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کافی نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو بتاتا ہوں کہ شیخ صاحب نے مجھ سے بات کی تھی اور ان کا خیال یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا انسانی المیہ ہے کہ اس پر House اگر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کر لے تو جاپانی عوام کے ساتھ ہمدردی ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جاپان میں ہونے والی تباہی پر ان سے ہمدردی اور محبت کے اظہار کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جاپان حالیہ سیلاب میں بھی پانچواں سب سے بڑا ڈونر تھا اور پاکستان کا ویسے بھی بہت بڑا ہمدرد ملک ہے، ان کی جو تباہی ہوئی ہے اس پر ہمیں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنی چاہئے تاکہ جاپانی عوام کو ہماری محبت کا احساس ہو۔ میں early age سے جاپان جا رہا ہوں، جاپانی پاکستان سے انتہائی محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جاپان میں جو المیہ ہوا ہے اس پر House ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جاپان میں ہونے والے المیہ پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر چھ introduction of Bills ہیں۔ ہم باری باری Bills کو take up کرتے ہیں۔

Minister for law to introduce the Registration (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Sir, I move to introduce the Registration (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Registration (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under the Rule No. 91, sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Law to introduce the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011

MR DEPUTY SPEAKER: The Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now Minister for Law to introduce the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now Minister for Law to introduce the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی اور مذہبی اوقاف مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now Minister for Law to introduce the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now Minister for law to introduce the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011

MR DEPUTY SPEAKER: The Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011has been introduced in the House under rule 91

sub clause 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1038/10 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

MS ARIFA KHALID PERVAIZ: Mr. Speaker!

> Adjournment Motion No. 1038 of 2008 moved by Sheikh Ala-ud-Din MPA PP-181 and starred question No. 2012 asked by Mr Muhammad Naveed Anjum MPA PP-145.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ملک محمد وارث کلو تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 28، 23 اور 32 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تحریک استحقاق نمبر 28، 23 اور 32 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ملک محمد وارث کلو تحریک استحقاقات کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر51/08، نمبرز23,28,31,42,50,57 اور60/09، نمبرز1,5,10,11,20,21,24,25,36,37 اور38/10، نمبرز2اور3/11کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر51بابت سال2008، تحاریک نمبر23,28,31,42, 50,57اور60بابت سال2009، تحاریک نمبر1,5,10,11,20,24,25, 36,37اور38بابت سال2010، تحاریک نمبر2اور3بابت سال2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ31۔ مئی2011تک توسیع کردی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر51بابت سال2008، تحاریک نمبر23,28,31,42, 50,57اور60بابت سال2009، تحاریک نمبر1,5,10,11,20,24,25, 36,37اور38بابت سال2010، تحاریک نمبر2اور3بابت سال2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ31۔ مئی2011تک توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر51 بابت سال2008، تحاریک نمبر23,28,31,42, 50,57 اور60 بابت سال2009، تحاریک نمبر1,5,10,11,20,24,25, 36,37 اور 38 بابت سال2010، تحاریک نمبر2 اور3 بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ31- مئی2011 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ شہزادی عمر زادی ٹوانہ مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

لائیو سٹاک فارم خضر آباد سرگودھا کی موجودہ لیز رقم کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

شہزادی عمر زادی ٹوانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"Present lease amount of Khizrabad Livestock Farm Sargodha

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Present lease amount of Khizrabad Livestock Farm Sargodha

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Present lease amount of Khizrabad Livestock Farm Sargodha

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چنڑ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! آپ نے ہمیں کلرکوں کے پاس بھجوایا تھا جونہی ہم ان کے پاس پہنچے ابھی ہم گفتگو کر ہی رہے تھے کہ اتنی دیر میں قائد حزب اختلاف راجہ ریاض احمد اپنی فوج کے ساتھ وہاں پہنچ گئے اور پھر یہ ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور انہوں نے ہماری کوئی بات نہیں سُنی۔ وہ اس وقت وہاں ان کے پاس موجود ہیں اور ہمیں کوئی result نہیں ملا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! آپ کو result لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! انہوں نے بات ہی نہیں سُنی تو result کیا ملنا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب result نہیں لے کر آ سکے، کیا کیا جائے، ان کو دوبارہ بھیج دیا جائے یا معاف کر دیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معاف کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 18-مارچ 2011 صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔